مِصباحُ الذِکر



شہؑ نے روشن کیے شبِ عاشور
صبر ایثار اور یقیں کے چراغ

سہیل شاہ

۷۸۶

۹۲_۱۶۹

مصباحُ الذکر

شاعرِ ولایت

سہیل شاہ

جملہ حقوق محفوظ ہیں

نام کتاب ---------------------- مصباح الذکر

کلام ---------------------- محمد حسین المعروف سہیل شاہ
0322-8051214

اشاعت اول ---------------------- اپریل 2019

تعداد ---------------------- 500

ناشر ---------------------- انیسہ اکیڈمی
0302-2486810

بشکریہ

خانوادہ مرحوم محمد جعفر نذر علی دیو جی جمال

فہرست

اظہارِ تشکر

میں سید محمد حسنین المعروف سہیلؔ شاہ (ایم اے سوشیالوجی) خدائے محمدؐ وآلِ محمدؐ کے بعد اپنی والدہ اور اپنے تمام احباب کا شکرگزار ہوں جن کی دعاؤں سے میرا چوتھا مجموعۂ کلام ''مصباح الذکر'' منظرِ عام پر آیا ہے۔ یاد رہے کہ اس سے قبل میرے تین مجموعے بالترتیب ''سفینۂ فکر''، ''اثاثہ'' اور ''سورج چودہ کرنوں کا'' شائع ہو چکے ہیں جنہیں مومنین نے بے حد پسند فرمایا۔

میں اپنے تمام چاہنے والوں کا صمیمِ قلب کے ساتھ ممنون ہوں اور دعاؤں کا طلبگار ہوں۔

والسلام

سہیلؔ شاہ

اِنتساب

خدائے سخن

میر انیسؔ

کے نام

ڈاکٹر سیّد کاظم مہدی عابدی
(عروج جونپوری)
11.11.2014

''اَنَا سُھَیلْ''

صاحبانِ اَدب جانتے ہیں کہ ''اَنا سُھَیلْ''، ''میں سہیل ستارہ ہوں''، یہ صدا سب سے پہلے متنبی نے دی تھی۔ امام بارگاہ ''الحسینؑ''، کرشن نگر (اسلام پورہ) لاہور میں میری ملاقات ایک باوضع، صاحبِ قدوقامت شخص سے ہوئی جنہوں نے جوابِ سلام کے ساتھ تعارفاً کہا:

''میں سہیل شاہ''۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

میرے ذہن میں فوراً متنبی کی صدا گونجی: ''اَنا سُھَیلْ''۔

موصوف ''سہیل شاہ'' تخلص فرماتے ہیں مگر ہیں زیدی، سادات بارہہ سے، نام ''سیّد محمد حسنین زیدی'' ہے۔ وطن خیر پور کیا، ساکن قلبِ پاکستان، کراچی ہوئے۔

مخصوص انداز عزتِ نفس کے ساتھ انتہائی ملنسار، بامروّت، خوش طبع کلام مردانہ ترنم میں پیش کرتے ہیں۔ ''اَنا سُھَیلْ'' کی طرح ان کا بھی خیال ہے۔ مگر ولائے اہلِ بیتؑ سے سرشار ہوکر:

تجھ پہ ہے خاص کرم فاطمہ زہرا کا سہیلؔ
تیرا اندازِ بیاں سب سے جدا رہتا ہے

سہیل شاہ کے یہاں حقیقی مداحِ اہلِ بیتؑ کی طرح امر بالمعروف بھی بیباکانہ انداز میں ملتا ہے، مثلاً:

زباں سے لاکھ کہے جاؤ یا حسینؑ حسینؑ
مگر جو حال ہے دل کا حسینؑ جانتے ہیں

اسلوبِ بیان شگفتہ، سادہ و سلیس ہے جو ان کے ترنم میں ڈھل کر سامع کو مسرور و مسحور کر دیتا ہے:

جانے کب کون چلا آئے یہاں حُر بن کر
مستقل درِ شبۂ والا کا کھلا رہتا ہے

ولائے مولائے کائنات کی سرشاری اس شعر میں بخوبی محسوس کی جاسکتی ہے:

زباں عشقِ علیؑ میں کٹ چکی جس وقت میثمؓ کی
تو پھر اُس کا بدن بولا علیؑ مولا علیؑ مولا

میری دُعا ہے کہ ربِ محمدؐ وآلِ محمدؐ بہ طفیلِ محمدؐ وآلِ محمدؐ ان کی سعی و خدمات کو قبول فرمائے، ان کی توفیقات میں اضافہ فرمائے، انہیں صحت و سلامتی عطا فرمائے اور لوگ ان کے کلام سے خود بھی ثواب حاصل کریں اور انہیں بھی مثاب فرمائیں، آمین۔

فقط والسلام

عقیدہ

خدا کے بعد اسمِ مصطفیٰؐ ہے
جو کل اسماء میں سب سے بڑا ہے
وصی جس کا علیؑ مرتضیٰ ہے
یہی ترتیب کلمے کی بناء ہے

اب اس ترتیب کو گر کوئی بدلے
علیؑ مولا کا وہ شیعہ نہیں ہے

نماز

نماز آئینۂ کربلا دِکھاتی ہے
نماز مقصدِ انسانیت سکھاتی ہے
نماز خواب سے اذہان کو جگاتی ہے
نماز عبد کو معبود سے ملاتی ہے

حسینؑ اپنے ہر اِک ماتمی سے راضی ہے
حسینی ہو نہیں سکتا جو بے نمازی ہے

کرم کر مرے پاک پروردگار

جو ہیں طالبِ بھیک اہلِ عزا
اُٹھائے ہیں جس جس نے دستِ دُعا
تجھے چودہ معصومؑ کا واسطہ
عطا بے قراروں کو کر دے قرار
کرم کر مرے پاک پروردگار

جو ناشاد ہیں شاد کر دے اُنہیں
مصیبت سے آزاد کر دے اُنہیں
جو بے گھر ہیں آباد کر دے اُنہیں
مصائب کا چھٹ جائے گرد و غبار
کرم کر مرے پاک پروردگار

دُعا کر رہے ہیں یہ ہم دل ملول
رہیں ہم سے راضی علیؑ اور رسولؐ
سرِ حشر پہنچیں جو پیشِ بتولؑ
عزاداروں میں ہو ہمارا شمار
کرم کر مرے پاک پروردگار

الٰہی تو بچھڑے ہوؤں کو ملا
جو مقروض ہیں اُن کے قرضے چکا
جو بیمار ہیں جلد پائیں شفا
دُکھی سب دلوں کی تو سن لے پکار
کرم کر مرے پاک پروردگار

بحقِ حبیبِؐ خدا بھیک دے
بحقِ علیؑ مرتضیٰ بھیک دے
ہمیں صدقۂ سیدہؑ بھیک دے
ہیں پھیلائے دامن سب ہی غمگسار
کرم کر مرے پاک پروردگار

رسولؐ زمن کا تجھے واسطہ
علیؑ کے چمن کا تجھے واسطہ
حسینؑ و حسنؑ کا تجھے واسطہ
گھروں میں ہمارے سدا ہو بہار
کرم کر مرے پاک پروردگار

محمدؐ کے سب پیارے ہو جائیں ایک
غمِ شاہؑ کے مارے ہو جائیں ایک
حسینی ہیں جو سارے ہو جائیں ایک
جو ملت میں ہے ختم ہو انتشار
کرم کر مرے پاک پروردگار

وہ شہزادیؑ جس کو طمانچے لگے
وہ شہزادیؑ دُر جس کے چھینے گئے
وہی کان بھی جس کے زخمی ہوئے
جو تھی اپنے باباؑ کے دل کا قرار
کرم کر مرے پاک پروردگار

جو تیروں کے اُوپر بدن تھا دو نیم
کیا جس نے ہر حال شکرِ کریم
وہی ہے جو دُنیا میں ذبحِ عظیم
ہیں جس کے لئے دو جہاں سوگوار
کرم کر مرے پاک پروردگار

الٰہی ہمیں جلد وہ دن دکھا
وہ آئے جو ہے وارثِ مصطفےٰؐ
جو ہے منتقم خونِ شبیرؑ کا
سبھی ماتمی ہیں بڑے بے قرار
کرم کر مرے پاک پروردگار

ترے نام پر دَر بہ دَر جو پھرے
ترے دیں کی خاطر جو قیدی بنے
جو صحرا میں پیاسے ہی مارے گئے
سہیلؔ اُن پہ اپنی ہیں جانیں نثار
کرم کر مرے پاک پروردگار

✿✿✿

عطائے مصطفیٰ ہے

لبوں پر جو ثنائے مصطفیٰ ہے
تو یہ لطفِ خدائے مصطفیٰ ہے

جو سجدے میں ہے بابِ مصطفیٰ پر
وہی سچا گدائے مصطفیٰ ہے

الف سے ن تک قرآن سارا
قصیدہ خواں برائے مصطفیٰ ہے

صراطِ حق پہ میں جو چل رہا ہوں
سراسر یہ عطائے مصطفیٰؐ ہے

سیاہ ہوتے ہوئے آنکھیں ہیں روشن
یہ فیضِ گردِ پائے مصطفیٰؐ ہے

خطائیں بخشوا دوں گا خدا سے
سنو آتی صدائے مصطفیٰؐ ہے

نہیں ہے مسئلہ جنت میں جانا
اگر دل میں ولائے مصطفیٰؐ ہے

سہیلؔ اُس کے تصدق رب سے مانگو
سراپا جو دعائے مصطفیٰؐ ہے

یارسولؐ سلام علیک

یا رسولؐ سلام علیک یا حبیبؐ سلام علیک
خیرالوریٰ نورِ خدا اے مری سرکارؐ

مثلِ خدا دو جگ کے والی
انبیاء تیرے در کے سوالی
کوئی جہاں سے لوٹا نہ خالی
ایسا سخی ایسا غنی ہے ترا دربار

کم تر ہوں میں اعلیٰ بنا دو
مٹی ہوں میں سونا بنا دو
پتھر ہوں میں ہیرا بنا دو
ہے یہ دُعا کر دو عطا روضے کا دیدار

علم و ہنر کا ہم کو زر دو
ہر خالی جھولی کو بھر دو
صدقہ عطا حسنینؑ کا کر دو
شاہِ ہدیٰ بن کے گدا آئے ہیں حُب دار

نام ہے تیرا میٹھا
تیرا مدینہ جنت جیسا
تیرا حرم ہے کعبے کا کعبہ
حاجیوں جیسا پائے گا رُتبہ تیرا ہر زوّار

تو ہے علیؑ مولا کا آقا
فاطمہ زہرا کا ہے باباؐ
اور پیارے حسنینؑ کا ناناؐ
سب نے مانا تیرا گھرانہ سب کا ہے سردارؐ

باندھے ہوئے احرامِ ولایت
آئے ہیں پینے جامِ ولایت
ساقی دے انعامِ ولایت
لب پہ ہے نعرہ جام دے بارہ ہم ہیں تیرے مے خوار

اللہ نے بخشی یہ سعادت
لکھی سہیلؔ آقا کی جو مدحت
سب ہے ابو طالبؑ کی عنایت
جو ہے پہلا نعت نبیؐ کا سچا قلمکار

عقیدے کمال کے

کرم اُن پہ رہتے ہیں ہمیشہ ذوالجلال کے
قصیدے سناتے ہیں جو محمدؐ کی آلؑ کے

نبوت کا محسن امامت کا محسن
وہ ہے دیں کا محسن شریعت کا محسن
نبیؐ اور علیؑ جس نے دیئے دیں کو پال کے

درِ پنجتن پہ جبیں کو جھکاؤ
چلو چل کے بگڑے مقدر بناؤ
جوابات ملتے ہیں یہاں ہر سوال کے

زمانے میں جتنے ہیں شاہ و تونگر
ہیں جتنے بھی دارا ہیں جتنے سکندر
نہیں کوئی رُتبے میں برابر بلالؓ کے

ہمیں راہِ حق پنجتنؑ نے دکھائی
ہے اچھائی کیا اور کیا ہے برائی
عمل سب ہی بتلائے حرام و حلال کے

ہیں جاری جو جسمِ شریعت میں سانسیں
جو قائم ہیں دُنیا میں روزے نمازیں
حقیقت میں احساں ہیں علیؑ تیرے لال کے

یہ دُشوار راہوں کو ہموار کر دیں
یہ پیروں سے شعلوں کو گلزار کر دیں
ملنگوں کے ہوتے ہیں عقیدے کمال کے

لحد میں مری آئیں گے جب فرشتے
قصیدہ یہی پنجتنؑ کا سنیں گے
سہیلؔ اس کو رکھ لینا کفن میں سنبھال کے

✿✿✿

اقرار ابو طالبؑ کا

میں ازل سے ہوں نمک خوار ابو طالبؑ کا
اس لئے کرتا ہوں پرچار ابو طالبؑ کا

کلمہ سرکار کا پڑھتا ہے زمانہ لیکن
کلمہ پڑھتے رہے سرکار ابو طالبؑ کا

کُل ایماں کا پدر کفر کی تہمت توبہ
وہ ہے کافر جو ہے غدار ابو طالبؑ کا

حمزہؑ و جعفرؑ و حیدرؑ کہ ہوں عباسؑ جری
کُل گھرانہ ہے علمدار ابو طالبؑ کا

ابو طالبؑ تو محمدؐ کے ہیں سچے حب دار
اور اللہ ہے حب دار ابو طالبؑ کا

دیں بچانے کی جو بات آئی تو سب سے پہلے
نکلا میداں میں پریوار ابو طالبؑ کا

زندگی جس کی صنم خانوں میں گزری ہو سہیلؔ
کر نہیں سکتا وہ اقرار ابو طالبؑ کا

جلال ہے علیؑ

ذوالجلال کی زمین پر وجہِ ذوالجلال ہے علیؑ
ہر جہان کو زوال ہے صرف لازوال ہے علیؑ

ہے خدا کی بات اُس کی بات ہے خدا کا ہاتھ اُس کا ہاتھ
ہے خدا سا جس کا ہر کمال ایسا باکمال ہے علیؑ

اس کے سر پہ حق کا تاج ہے دو جہاں میں اس کا راج ہے
جس کی دہر میں نہیں مثال ایسا بے مثال ہے علیؑ

ہے خدا نما خدا نہیں پر خدا سے یہ جدا نہیں
جس کا کوئی بھی نہیں جواب ایسا اِک سوال ہے علیؑ

سائلوں کے واسطے کرم غاصبوں کے واسطے غضب
ہے کہیں کریمیٔ خدا اور کہیں جلال ہے علیؑ

آنکھ اُٹھا کے دیکھ لے کوئی کب کسی میں اتنی ہے مجال
اے سہیلؔ مشکلات میں مصطفٰےؐ کی ڈھال ہے علیؑ

❁❁❁

گدائے نجف

ہماری سانسوں میں ہے خوشبوئے ولائے نجف
ہماری مٹی بنائی گئی برائے نجف

کرامتیں ہیں جنابِ امیرؑ کے در کی
امیری بانٹتا پھرتا ہے ہر گدائے نجف

اس اختیار پہ گر اختیار مل جائے
کہیں رہیں نہ زمانے میں ہم سوائے نجف

ہے ہم مریدوں پہ کتنا کرم یہ مرشد کا
سب عیب چھپ گئے اوڑھی جونہی ردائے نجف

ہیں دونوں نسخے مریضوں کے واسطے اکسیر
ہو خاکِ کرب و بلا یا کہ ہو ہوائے نجف

سہیلؔ فرق نہیں ہے ذرا بھی دونوں میں
فضائے خلدِ بریں ہو یا ہو فضائے نجف

مزا ہی اور ہے

میرے اس اہلِ عمل کی تو جزا ہی اور ہے
پنجتنؑ کی مدح خوانی کا صلا ہی اور ہے

کیوں نہ ہو نازاں بھلا تیری عطا پر حل اتیٰ
یا علیؑ تیری عطا کردہ عطا ہی اور ہے

منکرِ حیدرؑ کا دوزخ ہے ٹھکانہ شک نہیں
پر منافق کی سرِ محشر سزا ہی اور ہے

قرأتِ قرآن سے ملتا ہے روحانی سرور
آلؑ کی مدحت کا لیکن کچھ مزا ہی اور ہے

خود ہوائیں بھی لیا کرتی ہیں اس سے تازگی
پرچمِ عباسؑ کی تازہ ہوا ہی اور ہے

یہ جو ہے زیرِ علم روشن بہ تائیدِ حسینؑ
کس ہوا میں ہے ہوا جا یہ دیا ہی اور ہے

اِک سے بڑھ کر اِک شفا خانہ ہے موجود جہاں
کربلا کی خاک میں لیکن شفا ہی اور ہے

درس ملتا ہے ولایت کا یہاں باقاعدہ
درس گاہِ میثمؑ کا قاعدہ ہی اور ہے

مانگتے ہیں گلیوں گلیوں جو بہ نامِ پنجتنؑ
اُن گداؤں کا تو اندازِ صدا ہی اور ہے

فوجِ شہؑ کا ہر جواں ہی موت سے ہنس کر لڑا
لیکن اصغرؑ تیرے ہنسنے کی اُدا ہی اور ہے

لشکرِ شبیرؑ کا ہر اِک سپاہی ہے بڑا
چھ مہینے کا مگر ننھا سپاہی اور ہے

میں گداگر کربلا کا تو سقیفے کا فقیر
یہ گدائی اور ہے وہ چورشاہی اور ہے

چشمِ کعبہ میں ہیں حاجی محترم لیکن سہیلؔ
کربلا کے زائروں کا مرتبہ ہی اور ہے

علیؑ آ رہے ہیں

خدا بھی ہے خوش اور خوش ہے خدائی علیؑ آ رہے ہیں
مناتے ہیں جشنِ علیؑ مصطفائی علیؑ آ رہے ہیں

ہے سب حق پرستوں میں عالم خوشی کا
مگر بت پرستوں کا رو رو کے کہنا
لو کعبے سے کرنے بتوں کی صفائی
علیؑ آ رہے ہیں

علیؑ کے محبو! ہنسو مسکراؤ
منافق کو آج اچھی طرح جلاؤ
جدارِ حرم بھی تو ہے مسکرائی
علیؑ آ رہے ہیں

ہر اِک سمت ہیں مرحبا کی صدائیں
قصیدے علیؑ کے ہیں گاتی ہوائیں
زمیں بارشِ نور میں ہے نہائی
علیؑ آ رہے ہیں

وہ عادل کرے ناز جس پر عدالت
سخی ایسا نازاں ہے جس پر سخاوت
زمانے کے منگتوں کی سنئے دہائی
علیؑ آ رہے ہیں

حسب اور نسب جس کا ہو پاک و طاہر
خوشی ہوگی آج اُس کے چہرے سے ظاہر
گھٹا سارے عالم میں خوشیوں کی چھائی
علیؑ آ رہے ہیں

سہیلؔ اک شرف ہے کہ مولائی ہیں ہم
ازل ہی سے مولا کے شیدائی ہیں ہم
یہ نعرے لگاتے ہیں سب مرتضائی
علیؑ آ رہے ہیں

مرنے کا ڈر گیا

میثم فرازِ دار سے اعلان کر گیا
حق کہنے سے جو ڈر گیا سمجھو وہ مر گیا

میداں میں سرسراتی ہوئی بولی ذوالفقار
جس نے بھی سر اُٹھایا سمجھ لو وہ سر گیا

تلوار مرتضیٰ کی بڑے جوش میں ہے آج
جبریل پر سمیٹ لو ورنہ یہ پر گیا

حکمِ خدا سے اُترا جو تارا علیؑ کے گھر
سارے منافقین کا چہرہ اُتر گیا

اُس لعنتی کی شکل بھی مکروہ ہو گئی
بُغضِ سرِ غدیر جو کہہ کر مکر گیا

لعنت نے اُس کا پیچھا نہیں چھوڑا حشر تک
بغضِ ابو ترابؑ کا مارا جدھر گیا

عمران کے پسر کا پسر ہے جلال میں
سفیان آج تیرے پسر کا پسر گیا

ازرق سمیت آیا جو قاسمؑ کے سامنے
آدھا اِدھر گیا ہے تو آدھا اُدھر گیا

جس دن سے مات موت کو دی ہے حسینؑ نے
ہر با شعور ذہن سے مرنے کا ڈر گیا

یہ ماتمِ حسینؑ نے بخشا ہے حوصلہ
پیشِ قضا بھی ماتمی سینہ سپر گیا

ظلم و ستم کے سارے ہی بہہ جائیں گے پہاڑ
گر صبر کا ہمارے سمندر بپھر گیا

خطباتِ بنتِ نہجِ بلاغہ کے فیض سے
میری سخنوری کا سراپا سنور گیا

ہم نے سنا تھا سہل نہیں ہے پُلِ صراط
لیکن سہیلؔ یا علیؑ کہہ کر گزر گیا

قلم کی دھار

سر پہ ہے دستِ کرم جب حیدرِ کرار کا
کس میں ہمت ہے گھٹا دے قد مری دستار کا

عارضی اُس کا اثر تاثیر اس کی دائمی
کیا مقابل تیغ سے میرے قلم کی دھار کا

جو علی کو اعلیٰ مانے جس کا اعلیٰ ہو نسب
آدمی وہ ہی بڑا ہو گا بڑے کردار کا

دار کے منبر پہ اقرارِ ولایت کے لئے
چاہئے لہجہ جنابِ میثمِ تمارؒ کا

کم نظر تعریف کرتے ہیں سواری کی فقط
مرتبہ لیکن بیاں کرتے نہیں اسوار کا

پاؤں چھونے آ گیا عباسؑ کے زیرِ لحد
کر دیا اعلان یوں دریا نے اپنی ہار کا

جس نے پانی پر کیا تعمیر ایوانِ وفا
ساری دُنیا کی وفا صدقہ ہے اُس معمار کا

کعبہ خود مشتاق رہتا ہے زیارت کے لئے
یہ شرف ہے روضۂ شبیرؑ کے زوّار کا

جب ہمارے رونے کی کوئی اُڑاتا ہے ہنسی
ہم رُلاتے ہیں اُسے قصہ سنا کر غار کا

دُشمنِ حیدرؑ پہ لعنت کی کوئی چھٹی نہیں
بھیج کر لعنت یہ خود کہتا ہے دن اتوار کا

بس سقیفے میں ہے عالم سوگ کا ورنہ سہیلؔ
جشن ہے سارے جہاں میں حیدرؑ کرار کا

✿✿✿

لاجواب بنا

کوئی رئیس نہ دُنیا میں کامیابؑ بنا
وہ جب تلک نہ غلامِ ابو ترابؑ بنا

علیؑ کی ذات ہے دُنیا میں ایک ایسا سوال
بڑے بڑوں سے بھی جس کا نہ کچھ جواب بنا

جو بات آئی کہ کُفوِ بتولؑ کون بنے
علیؑ نگاہِ مشیت کا انتخاب بنا

رُخِ بتولؑ و علیؑ دیکھ کر نبیؐ نے کہا
ہے بے مثال بنی اور لاجواب بنا

ابو ترابؑ نے جس پر بھی کی نگاہِ کرم
وہ ایک لمحے میں ذرّے سے آفتاب بنا

علیؑ کے دَر کا گداگر ہے کس قدر خوددار
جو مست پھرتا ہے فاقوں میں بھی نواب بنا

خطا پہ اپنی میں نادم ہوں اے خدائے حسینؑ
مجھے بھی حُر کی طرح مغفرت مآب بنا

بہا جو چشمِ عزادار سے غمِ شہؑ میں
وہ ایک اشک بھی گنجینۂ ثواب بنا

تجھے بھی باغِ اِرم کی نصیب ہو گی مہک
ورق پہ مدحِ علیؑ کے جو تُو گلاب بنا

ثنائے آلِ محمدؐ میں بیت لکھ لکھ کر
سہیلؔ خلد میں تُو بیت بے حساب بنا

دُعا پسند نہیں

علیؑ علیؑ کی جسے بھی صدا پسند نہیں
نماز کو وہ نمازی ذرا پسند نہیں

ہم اہلِ حق ہیں ہمیں اچھی طرح ہے معلوم
پسند کیا ہے پیمبرؐ کو کیا پسند نہیں

وسیلہ پنجتنِؑ پاک کا نہیں جس میں
دُعاؤں کو کوئی ایسی دُعا پسند نہیں

عجیب ذہنی مرض میں ہے مبتلا واعظ
شفا بھی چاہئے خاک شفا پسند نہیں

طبیبِ فطرس و راہب کے دَر سے دُور ہے کیوں
عجب مریض ہے تجھ کو دوا پسند نہیں

ہیں اُن کے شجرے نجس اور حسب نسب ناپاک
جنہیں کلامِ حدیثِ کساء پسند نہیں

یزیدیت کے جراثیم جس کے خون میں ہوں
اُسے حسینؑ کا فرشِ عزا پسند نہیں

ہے حق شعار تو اقرار کر ولایت کا
اُدھورا کلمہ خدا کو ذرا پسند نہیں

طوافِ کعبہ بھی اُس کا فضولیات میں ہے
جسے حسینؑ تیرا تعزیہ پسند نہیں

سیاہی دل کی دِکھاتا ہے صاف چہرے پہ
منافقین کو یوں آئینہ پسند نہیں

نمازیوں سے یہ کہتی ہے پنجگانہ نماز
نمازِ عشقِ علیؑ کی قضا پسند نہیں

مقصروں کو منافق کو اور جھوٹوں کو
سہیلؔ شاہ کا سچ بولنا پسند نہیں

✿✿✿

خوفِ دار کیا

تیرہ رجب کی شان بتاؤں میں یار کیا
رقصاں تھے مہر و ماہ بھی لیل و نہار کیا

تجھ میں علیؑ چھپا ہے کہ ظاہر علیؑ میں تو
یہ ماجرا ہے اے میرے پروردگار کیا

تجھ سے طلب کروں تو عطا کرتا ہے علیؑ
تو نے علیؑ کو سونپ دیا اقتدار کیا

میثم کے مدرسے کا ہے پہلا سبق یہی
"لب پر علیؑ علیؑ ہے تو پھر خوفِ دار کیا"

میداں میں ہانپ ہانپ کے کہتی تھی یہ اجل
دورانِ جنگ تھکتی نہیں ذوالفقار کیا

بنتِ اسد کے قدموں کی آہٹ کا تھا اثر
ورنہ تو در بناتی ہے کوئی جدار کیا

سجدوں پہ کیوں گھمنڈ ہے اے مولوی تجھے
ابلیس سے بڑا ہے تو سجدہ گزار کیا

جھنجھلا کے حادثوں نے کہا مجھ سے بار بار
کرتا ہے روز نادِ علیؑ کا حصار کیا

یہ بادشاہِ دین کے منکر کو کیا خبر
کیا چیز دینیات ہے اور دین دار کیا

کیوں لعنتی پہ کرتا نہیں کھل کے لعن طعن
ہے قاتلِ بتولؑ ترا رشتہ دار کیا

جتنی بھی جستجو کم ہیں مقصر پہ لعنتیں
اس بے شمار کے لئے کرنا شمار کیا

کل مرد کو ملے گا علم جیسے ہی سنا
بولا حواس باختہ اِک یارِ غار کیا؟

اِک بیت لکھی خلد میں اِک بیت لے لیا
میری طرح کرے گا کوئی کاروبار کیا

توصیفِ نور خاکی سے ممکن نہیں سہیلؔ
مدحِ ابو ترابؑ لکھے خاکسار کیا

خُم کے بادہ خوار

جھوم کر نعرے لگا اے خُم کے بادہ خوار سُن
نعرۂ کرّار سے ہو جاتے ہیں فرار سُن

شاہِ مرداں شیرِ یزداں قوتِ پروردگار
مرد سُن کر خوش ہوا کرتے ہیں اور مردار سُن

میں اُسی کو مانتا ہوں جانشینِ مصطفےٰؐ
عرش کے اُس پار کی باتیں جو لے اِس پار سُن

تیس پاروں کی تلاوت کا سرور آ جائے گا
پنجتنؑ کی منقبت کے پانچ ہی اشعار سُن

غاصبِ باغِ فدک کا خوں رگوں میں جم گیا
سن کے خطبہ سیّدہؑ کا ہو گیا دربار سُن

صدقے ہوتے تھے جو پیغمبرؐ کی ہر آواز پر
جنگ کے میدان میں آئے نظر وہ یار سُن

مصطفٰےؐ کے جانشیں کی پڑھ رہا ہوں منقبت
سنّی ہے تو کیوں ہے سُن ہو کر ذرا بیدار سُن

گنگنایا میں نے جب بھی نغمۂ مدحِ علیؑ
سب سقیفائی گِدھوں کی ہو گئی منقار سُن

دائرے بغضِ علیؑ کے کھینچتے ہی ہو گئے
چہرۂ قرطاس فق اور جنبشِ پرکار سُن

کربلا میں حرملا کے منہ پر اِک بے شِیر نے
ایسا مارا ہے طماچہ کر دیا رُخسار سُن

غیبتوں کی بھیروی سننے سے کیا حاصل سہیلؔ
عشق کے سچے سُروں میں مدح کا ملہار سُن

✿✿✿

لافتیٰ کوئی نہیں

یا مرتضیٰؑ تجھ سا علیؑ تیرے سوا کوئی نہیں
ہمنامِ رب دونوں جہاں میں دُوسرا کوئی نہیں

سچ ہے کہ قرآں کی ہوا میں ہے مریضوں کی شفا
لیکن یہ قول پاک ہے اللہ کے محبوبؐ کا
بغضِ علیؑ ہے وہ مرض جس کی دوا کوئی نہیں

اعمال میرے جو بھی ہیں جانے علیؑ جانے خدا
واعظ تُو اپنی فکر کر محشر سے مجھ کو مت ڈرا
چودہ سہارے ہیں مرے لیکن ترا کوئی نہیں

شامل اذاں میں جب تلک ہو گا نہیں نامِ علیؑ
حق کی قسم ہر حال میں باطل نمازیں ہیں تری
مسجد میں کیا کعبے میں مر پر فائدہ کوئی نہیں

واعظ تو اپنے پیر میں ایسی کرامت تو دکھا
بے دست ہو کر بھی سدا کرتا ہے جو سب کو عطا
بعدِ خدا عباسؑ ہے اور دوسرا کوئی نہیں

مرحب کی سنتے ہی صدا ٹھہرا نہ کوئی سورما
میدان میں گر کر عَلم ہنس ہنس کے یہ کہنے لگا
کونین میں میرے علیؑ سا لافتیٰ کوئی نہیں

گونجی جو اکبرؑ کی اذاں لبیک کہہ کر حر چلا
مل کر گلے شبیرؑ نے پوچھا کہ کچھ حاجت بتا
قدموں پہ شہؑ کے رکھ کے سر حر نے کہا کوئی نہیں

عاشق اگر ہوں ایسے ہوں دیوانے ہوں تو ایسے ہوں
نازاں ہو جن پر شمع بھی پروانے ہوں تو ایسے ہوں
شہؑ نے دیا گل کر دیا لیکن گیا کوئی نہیں

انسانیت کا ناز ہیں کس شان کے انسان ہیں
تم پہ شہیدانِ وفا قاتل بھی سب حیران ہیں
تن سے جدا سر ہو گئے پھر بھی مرا کوئی نہیں

یا رَب جسے چاہے اُسے تو بخش دے خلدِ بریں
دے دے ہمیں دو گز زمیں غازی کے روضے کے قریں
اس کے علاوہ اے سہیلؔ اپنی دُعا کوئی نہیں

سردار علیؑ مولا

سرکار علیؑ مولا سرکار علیؑ مولا
ہے سارا جہاں نوکر سردار علیؑ مولا

جب جب بھی پکارو گے اللہ تعالیٰ کو
آئیں گے مدد کرنے ہر بار علیؑ مولا

میں نادِ علیؑ پڑھ کر جب گھر سے نکلتا ہوں
دشواریاں کرتے ہیں ہموار علیؑ مولا

معراج کے پردے میں بس اس کے سوا کیا ہے
اِس پار نبیؐ مولا اُس پار علیؑ مولا

یہ لاشۂ مرحب سے آتی ہے صدا اب بھی
تجھ جیسا نہیں کوئی جی دار علیؑ مولا

لگ جاتے ہیں لاشوں کے انبار سرِ میداں
جس وقت چلاتے ہیں تلوار علیؑ مولا

محشر میں شفاعت وہ پائے گا محمدؐ کی
اپنائے گا جو تیرا کردار علیؑ مولا

بس کربلا والوں کا غم دل میں بسا لو تم
خوشیوں کے لگا دیں گے انبار علیؑ مولا

سفیان کی نسلوں کی فصلیں وہی کاٹے گا
جو بارھواں آئے گا جرار علیؑ مولا

مِٹ جاتے ہیں مٹی سے غداری نہیں کرتے
جتنے ہیں ترے سچے حُبدار علیؑ مولا

ہم ہی تو نہیں کہتے نبیوں کا بھی نعرہ ہے
خود کہتی ہے کعبے کی دیوار علیؑ مولا

تقدیر وہ دن لائے کعبے میں سہیلؔ آئے
اور آ کے پڑھے اپنے اشعار علیؑ مولا

نعرہ نہیں

مدحِ مولاؑ جسے بھی گوارا نہیں
اُس سے کوئی بھی رشتہ ہمارا نہیں

ہم پکاریں تو کہتے ہو بدعت اسے
کیا نبیؐ نے علیؑ کو پکارا نہیں

حیثیت ہی بھلا شیخ کیا ہے تری
بن علیؑ تو نبیؐ کا گزارا نہیں

کل عَلم دوں گا اُس کو جو ہو گا رَجُل
کیا نبیؐ کی زباں پر یہ نعرہ نہیں

چودہ مشکل کُشا اپنے موجود ہیں
شیخ کی طرح ہم بے سہارا نہیں

عشقِ حیدرؑ میں جس کی کٹی زندگی
موت نے بھی کبھی اُس کو مارا نہیں

یا علیؑ کہہ کے جس نے بڑھایا قدم
کسی میدان میں بھی وہ ہارا نہیں

ایک آنسو کے بدلے جناں میں مکاں
یہ وہ سودا ہے جس میں خسارہ نہیں

کُل کے حاجت روا ہیں علیؑ مرتضٰی
صرف شیعوں کا انؑ پہ اجارہ نہیں

جز درِ سیّدہؑ دہر میں اے سہیلؔ
کسی چوکھٹ پہ اُترا ستارہ نہیں

✿✿✿

وفا ہو نہیں سکتی

جس کو شہِ مرداں کی وِلا ہو نہیں سکتی
اُس سے کبھی مردانہ وغا ہو نہیں سکتی

قرآن کے الفاظ محمدؐ کا ہو لہجہ
ورنہ مرے مولاؑ کی ثنا ہو نہیں سکتی

مدحت کی نماز اپنی خداوند ہے شاہد
آ جائے قضا بھی تو قضا ہو نہیں سکتی

حیدرؑ کی عداوت کے جراثیم ہوں جس میں
اُس خون میں تھوڑی بھی وفا ہو نہیں سکتی

منسوب ہے یہ مادرِ حیدرؑ سے فضیلت
دیوارِ حرم اَب کبھی وا ہو نہیں سکتی

حیدرؑ کا عدو مانگنے پہنچا جو شفاعت
اللہ نے جلالت میں کہا ہو نہیں سکتی

ہے عشق بہت ہم کو نصیری ترے رَب سے
تجھ جیسی مگر ہم سے خطا ہو نہیں سکتی

گھر چاہئے جنت میں تو کر ماتمِ شبیرؑ
جنت ترے سجدوں کا صلہ ہو نہیں سکتی

ملتا ہے سکوں جیسا عزا خانۂ شہؑ میں
جنت کی بھی ایسی تو فضا ہو نہیں سکتی

محشر میں کریں گے وہ سبھی عقل کا ماتم
جو کہتے ہیں سرورؑ کی عزا ہو نہیں سکتی

بس نادِ علیؑ وردِ زباں ہو تو بہت ہے
پھر گردشِ دوراں بھی خفا ہو نہیں سکتی

تا حشر دُعائے دلِ زہراؑ ہے مرے ساتھ
خوشبو کبھی پھولوں سے جدا ہو نہیں سکتی

ہم لوگ گدایانِ درِ شاہِ نجف ہیں
غاصب کی حمایت بخدا ہو نہیں سکتی

مل جائے معافی جسے شبیرؑ کے در سے
محشر میں سہیلؔ اس کو سزا ہو نہیں سکتی

✿✿✿

علیؑ والوں کا

ذکر افلاک پہ رہتا ہے علیؑ والوں کا
شجرہ ہر شجرے سے اعلیٰ ہے علیؑ والوں کا

کاٹ دی جائے زباں پھر بھی نہ بدلیں گے بیاں
اپنے مولاؑ سے یہ وعدہ ہے علیؑ والوں کا

کفر کا فتویٰ لگا سوچ سمجھ کر مفتی
مصطفیٰؐ سے بڑا رشتہ ہے علیؑ والوں کا

کل بہترؑ کا جو لاکھوں پہ رہا تھا غالب
جذبہ وہ آج بھی زندہ ہے علیؑ والوں کا

کوئی مشکل ہو بلاتے ہیں علیؑ مولا کو
جو ہے نبیوں کا وہ شیوہ ہے علیؑ والوں کا

دم دما دم علیؑ دم ہو گا دمِ آخر بھی
یہ پسندیدہ وظیفہ ہے علیؑ والوں کا

کسی صورت نہیں رُک سکتا یہ ماتم کا جلوس
جب تلک ایک بھی بچہ ہے علیؑ والوں کا

کوئی منکر کبھی بھولے سے نہیں جا سکتا
ساری جنت پہ اجارہ ہے علیؑ والوں کا

خدا نہ ملا

وہ جسے بابِ مصطفےٰؐ نہ ملا
اُس کو کعبے میں بھی خدا نہ ملا

پائے گا دُوسرا علیؑ تو کہاں
جبکہ قنبرؓ سا دُوسرا نہ ملا

بعد اللہ اور محمدؐ کے
یا علیؑ تجھ سا تیسرا نہ ملا

سر بلندی نہ پائی اُس سر نے
جو درِ آلؑ پر جھکا نہ ملا

بغضِ آلِؑ نبیؐ میں سجدوں کا
شیخ کو کوئی فائدہ نہ ملا

لیجے اللہ سے علیؑ کے سوا
اور کسی کا بِلا نُجلا نہ ملا

ابو طالبؑ کا گھر وہ گھر ہے جہاں
کوئی بھی فرد بے وفا نہ ملا

بھیک جس کو علیؑ کے در سے ملی
وہ کسی در پہ مانگتا نہ ملا

کوئی سائل یہ کہہ نہیں سکتا
درِ حیدرؑ مجھے کھلا نہ ملا

دولتِ علم و عزت و شہرت
درِ حیدرؑ سے ہم کو کیا نہ ملا

ہو کے بے دست دے جو مشکِ خدا
کوئی عباسؑ کے سوا نہ ملا

جو انیسؔ و دبیرؔ کا ہے سہیلؔ
کسی شاعر کو وہ مرتبہ نہ ملا

ذائقہ اچھا نہیں لگتا

جسے ذکرِ علیؑ مرتضیٰ اچھا نہیں لگتا
تو ایسا آدمی رب کو ذرا اچھا نہیں لگتا

خدا کو گر علیؑ کہتا ہے کوئی اچھا لگتا ہے
علیؑ کو گر کوئی کہہ دے خدا اچھا نہیں لگتا

جنابِ سیدہؑ کے گھر کی روٹی کھائی ہے جب سے
فلک والوں کو کوئی ذائقہ اچھا نہیں لگتا

منافق جس قدر رو لے مگر اللہ کو تیرا
وسیلے کے بنا کچھ مانگنا اچھا نہیں لگتا

سدا جو دوسروں پر طنز کرتے ہیں کبھی اُن کو
گریبانوں میں اپنے جھانکنا اچھا نہیں لگتا

سوائے پنجتنؑ زیرِ کساء اللہ تعالیٰ کو
کسی صورت کسی کا داخلہ اچھا نہیں لگتا

طلب کرتا ہے جو منہ مانگی اُجرت ذکرِ سرورؑ کی
ہمیں منبر پہ وہ ذاکر ذرا اچھا نہیں لگتا

اندھیرے چھائے ہوں بغضِ علیؑ کے جس کی آنکھوں میں
شہِ والا کا اُس کو تعزیہ اچھا نہیں لگتا

منافق سے کہا کرتی ہے مشکل مجھ کو حیرت ہے
تو مشکل میں ہے اور مشکل کُشا اچھا نہیں لگتا

سرِ عباسؑ کس طرح سے ٹھہرے نوکِ نیزہ پر
اُسے سیدانیوں کا سر کُھلا اچھا نہیں لگتا

گلے بارہ بندھے ہیں اِک رسن میں کیا قیامت ہے
اُسی رسّی میں اِک ننھا گلا اچھا نہیں لگتا

سہیلؔ اس سے بڑا سچ اور کیا ہو گا سرِ منبر
مقصّر کو ترا سچ بولنا اچھا نہیں لگتا

بخاری بخار

علیؑ علیؑ تجھ پہ بار ہے کیا
تو منکرِ کردگار ہے کیا

خزاں نسب ہم سے پوچھتا ہے
غدیرِ خُم کی بہار ہے کیا

یہ پوچھو سلمانؓ فارسی سے
شرابِ خُم کا خمار ہے کیا

ہے شیرِ یزداں سے بغض تجھ کو
بھگوڑے یاروں کا یار ہے کیا

علیؑ کا منکر تو لعنتی ہے
یہ کہل کے کہنے میں عار ہے کیا

تو مجلسِ شہؑ سے دور کیوں ہے
یزید کا رشتہ دار ہے کیا

جو فتوے ماتم پہ دے رہا ہے
تو دین کا ٹھیکیدار ہے کیا

یہ تاجرانِ عزا سے پوچھو
عزائے شہؑ کاروبار ہے کیا

جو خود کو برتر سمجھ رہا ہے
تو ذہنیت کا چمار ہے کیا

ولا کی خوشبو میں بانٹتا ہوں
تجھے یہی مجھ سے خار ہے کیا

نہ جل سہیلؔ ادب کی ضو سے
اندھیرے کی پیداوار ہے کیا

مدح کا قرآن

علیؑ کی مدح کا دیوان لکھ رہا ہوں میں
کہ ایک اُردو میں قرآن لکھ رہا ہوں میں

جہاں نمازِ ولایت ادا نہیں ہوتی
جہاں حسینؑ کی مجلس بپا نہیں ہوتی
ہر اُس مکان کو شمشان لکھ رہا ہوں میں

خدا کا اور محمدؐ کا جو ہے نافرمان
علیؑ کو جو بھی سمجھتا ہے عام سا انسان
اُسے مقلدِ سُفیان لکھ رہا ہوں میں

نبیؐ کی بات کو جو رَد کرے کسی کے لئے
زباں درازی کرے والدِ علیؑ کے لئے
اُسی کو آج کا مروان لکھ رہا ہوں میں

نماز ہوتی ہے مدحِ علیؑ کی جس پہ ادا
وہ جس کو تختِ ولا کہتے ہیں سب اہلِ ولا
تو اُس کو تختِ سلیمان لکھ رہا ہوں میں

ہیں جس کے نام سے منسوب ذوالفقار و عَلم
خدا بھی جس کا ثنا خوان ہے خدا کی قسم
اُسی کا خود کو ثنا خوان لکھ رہا ہوں میں

وہ جس کی گود میں پروان چڑھ رہے ہیں نبیؐ
وہ جس نے پال کے اسلام کو دیا ہے علیؑ
اُسی کو محسنِ یزدان لکھ رہا ہوں میں

ملا ہو دین جسے بادشاہِ دیں کے طفیل
جو شاہیوں کو رکھے اپنی ٹھوکروں میں سہیلؔ
تو اُس فقیر کو سلطان لکھ رہا ہوں میں

✿✿✿

علیؑ وارث ہے

مصطفےٰؐ کا ہے یہ فرمان علیؑ وارث ہے
شیخ تو مان کہ مت مان علیؑ وارث ہے

میرا مرشد میرا داتا میرا سائیں میرا پیر
میرا مذہب میرا ایمان علیؑ وارث ہے

دَر بہ دَر ٹھوکریں کھائیں نہ کہیں حق کی قسم
دل سے کہہ دیں جو مسلمان علیؑ وارث ہے

نزع سے پہلے ہی اقرارِ ولایت کر لے
موت ہو جائے گی آسان علیؑ وارث ہے

منبرِ دار پہ بے خوف زباں کٹنے کے بعد
عشق نے کر دیا اعلان علیؑ وارث ہے

حق پرستی کا جنہیں دعویٰ ہے سب مانتے ہیں
بس نہیں مانتا شیطان علیؑ وارث ہے

چھوڑ کر شہرِ گماں راہِ یقیں پر آ جا
اُٹھ کمر باندھ اے نادان علیؑ وارث ہے

اپنے اصحاب سے پیغمبرِ اکرم نے کہا
ہے خدا میرا نگہبان علیؑ وارث ہے

جنگِ خیبر میں محمدؐ سے کہا اللہ نے
یا نبیؐ کیوں ہو پریشان علیؑ وارث ہے

دل میں ہے عشقِ نبیؐ آنکھوں میں ہیں اشکِ عزا
میں نہیں بے سر و سامان علیؑ وارث ہے

نزع ہو قبر ہو برزخ ہو کہ میدانِ نجات
کوئی درپیش ہو میدان علیؑ وارث ہے

موت خود تیری حفاظت پہ رہے گی معمور
کہہ دے اِک بار مری جان علیؑ وارث ہے

شمعِ صبر کو گُل ہونے نہیں دیتا سہیلؔ
لاکھ اُٹھیں جبر کے طوفان علیؑ وارث ہے

✿✿✿

حقِ علیؑ

اِک بار کے سوا کبھی ایسا نہیں ہوا
کعبے میں بجز علیؑ کوئی پیدا نہیں ہوا

جس کی رسائی ہو گئی آلِؑ رسولؐ تک
دُنیا میں وہ کبھی کہیں رُسوا نہیں ہوا

میدان کا ہو ذکر یا منبر کی بات ہو
بعدِ رسولؐ کیا کیا تماشہ نہیں ہوا

اے کلمہ گو رسولؐ کی تجھ کو قسم بتا
کیا مجرمِ بتولؑ خلیفہ نہیں ہوا

بغضِ ابوترابؑ کا مارا ہوا مریض
مر تو گیا پہ جیتے جی اچھا نہیں ہوا

پابندیاں لگا دے جو ذکرِ حسینؑ پر
بچہ کسی بھی ماں سے وہ پیدا نہیں ہوا

نیزے پہ سر بلند ہے کتنا سرِ حسینؑ
کٹنے کے باوجود بھی نیچا نہیں ہوا

رکھتی تھی بغض بی بی خدیجہؑ سے اس لئے
اُس شیخنی کے ایک بھی بچہ نہیں ہوا

قربان جس نے زندگی کر دی حسینؑ پر
مرنے کے باوجود بھی مردہ نہیں ہوا

مجھ کو بچا کے لے گیا عشقِ علیؑ سہیلؔ
دشمن نے جیسا چاہا تھا ویسا نہیں ہوا

عزادار سے پہلے

کس میں تھا یہ دَم حیدرِ کرار سے پہلے
کفار لرز جاتے تھے تلوار سے پہلے

گھر سے نہ کوئی نکلا پئے حفظِ شریعت
ابنِ ابی طالبؑ کے پریوار سے پہلے

کہہ سکتا جہاں بعدِ شہادت جسے غازیؑ
کوئی نہ تھا عباسِؑ علمدار سے پہلے

کیا شانِ عزادار ہے زہراؑ نے کہا ہے
جنت میں نہ جاؤں گی عزادار سے پہلے

شیخوں نے کبھی جنگی اُصولوں کو نہ توڑا
گھر لوٹ کے آ جاتے تھے رہوار سے پہلے

کرتا ہو عطا ذہنی شفائیں جو مسیحا
تھا کون بھلا عابدؑ بیمار سے پہلے

رضوان درِ خلد پہ منکر سے کہے گا
جا اِذن تو لا خلد کے سردار سے پہلے

اللہ کے چہرے کی زیارت میں کروں گا
مولاؑ کی قسم نزع کے آثار سے پہلے

جب تیغ بکف آئے گا وہ بارھواں حیدرؑ
سر ہوں گے قلم اپنوں کے اغیار سے پہلے

کس کا ہے چلن کیا اے سہیلؔ اس سے غرض کیا
کر خود پہ نظر اوروں کے کردار سے پہلے

قدآور نہ ملا

جس کو دُنیا میں درِ آلِ پیمبرؐ نہ ملا
جا کے کعبے میں بھی اللہ کا اُسے گھر نہ ملا

میرا مولاؑ تو بڑی بات ہے مولاؑ کی قسم
دہر کو آج تلک دُوسرا قنبر نہ ملا

علم میں فکر میں کردار میں جانبازی میں
جز علیؑ کوئی محمدؐ کے برابر نہ ملا

جس کے قدموں کے نشاں دوشِ رسالتؐ پہ ملیں
کوئی حیدرؑ سا زمانے میں قد آور نہ ملا

آخر کار اُنہیں نادِ علیؑ پڑھنا پڑی
سارے لشکر میں نبیؐ کو جو کوئی نر نہ ملا

تیغِ حیدرؑ کو دکھائیں جو کسی نے آنکھیں
اپنے ہی جسم پہ پھر اپنا اُسے سر نہ ملا

در بہ در پھرتے ہیں بستر لئے اَب اُن کے مرید
شبِ ہجرت جنہیں سرکارؐ کا بستر نہ ملا

روٹیاں لینے فلک جب بھی زمیں پر آئے
فاطمہ زہراؑ کے در جیسا اُنہیں در نہ ملا

سینکڑوں دیکھے نصیبے کے دھنی دُنیا میں
کوئی حُر جیسا مقدر کا سکندر نہ ملا

خود وفا بعدِ شہادت بھی جسے غازی کہے
اس صفت میں کوئی عباسؑ کا ہمسر نہ ملا

صبحِ عاشور سے اَب تک ہی اذاں سوگ میں ہے
پھر اُسے آج تلک لہجۂ علی اکبرؑ نہ ملا

جیسا تیروں کے مصلّے پہ ادا شہؑ نے کیا
ویسا سجدہ تو نمازوں کو مکرر نہ ملا

منبرِ نوکِ سناں پر جو کرے حمدِ خدا
جز حسینؑ ابنِ علیؑ کوئی ہمیں سر نہ ملا

بابا بابا کی صدا دیتی رہی روتی رہی
جب سکینہؑ کو کہیں لاشۂ سرورؑ نہ ملا

غمِ شبیرؑ میں جو اشک سجا پلکوں پر
کوئی گوہر بھی سہیلؔ اس کے برابر نہ ملا

"تبرا نہیں کیا"

جس نے منافقوں پہ تبرا نہیں کیا
اُس نے ادا ہی حقِ تولاّ نہیں کیا

کوئی محاذ بھی ہو نبیؐ نے خدا کے بعد
جز مرتضیٰؑ کسی پہ بھروسہ نہیں کیا

مدحِ علیؑ سے کی ہے صدا گھر میں روشنی
مانگے ہوئے دیوں سے اُجالا نہیں کیا

اُس شخص کو میں کیسے بھلا محترم لکھوں
جس نے کہ احترامِ نبیؐ نہیں کیا

حیدرؑ کے حاسدین نے قرآں کا حرف حرف
رَٹ تو لیا پہ ٹھیک سے سمجھا نہیں کیا

پیاسوں نے پیاس پینا گوارا کیا مگر
زعمِ قرأت کو کبھی سجدہ نہیں کیا

رہوارِ حُر کو دے دیا پانی حسینؑ نے
پیاسا ہو جانور یہ گوارا نہیں کیا

میثم نے سُوئے دار بھی جانا کیا قبول
لیکن کبھی عقیدے کا سودا نہیں کیا

پابندیاں لگا دے جو ذکرِ حسینؑ پر
بچہ کسی بھی ماں نے وہ پیدا نہیں کیا

سوچا کسی کے حق میں بُرا جس نے بھی سہیلؔ
خود اپنے حق میں اُس نے یہ اچھا نہیں کیا

✿✿✿

علیؑ علیؑ کہہ کر

خدا کی حمد سناؤ علیؑ علیؑ کہہ کر
منافقوں کو جلاؤ علیؑ علیؑ کہہ کر

مقصروں سے منافق سے اور مشرک سے
خدارا خود کو بچاؤ علیؑ علیؑ کہہ کر

موالیوں کو محبوں کو اور ملنگوں کو
غدیری جام پلاؤ علیؑ علیؑ کہہ کر

قسم خدا کی تمہاری مدد کرے گا خدا
اگر خدا کو بلاؤ علیؑ علیؑ کہہ کر

سلام کعبہ کرے گا تمہارے سجدوں کو
جو تم مصلے پہ آؤ علیؑ علیؑ کہہ کر

اگر ہو پیروِ میثم تو مسکراتے ہوئے
فرازِ دار پہ جاؤ علیؑ علیؑ کہہ کر

نہیں ہے وقت یہ غفلت کا اے مسلمانو!
نصیب اپنا جگاؤ علیؑ علیؑ کہہ کر

چھوئے گی فتح تمہارے قدم ہر ایک قدم
ذرا قدم تو بڑھاؤ علیؑ علیؑ کہہ کر

جو سربلندیاں درکار ہیں زمانے میں
علم نجی کا اٹھاؤ علیؑ علیؑ کہہ کر

ہے کربلا کے بہترؑ کا واسطہ تم کو
کدورتوں کو مٹاؤ علیؑ علیؑ کہہ کر

سہیلؔ شاہ کا یہ مشورہ ہے سب کے لئے
سب اختلاف بھلاؤ علیؑ علیؑ کہہ کر

✿✿✿

احترامِ رسالتؐ

محمدؐ کا کہنا بھلا دینے والے ذرا سی بھی تجھ میں شرافت نہیں ہے
تو نعتیں تو دن رات پڑھتا ہے لیکن تجھے احترامِ رسالت نہیں ہے

سرِ خُم محمدؐ نے سب کو بتایا جو پیغامِ حق تھا وہ پڑھ کر سنایا
خدا اُس سے ہرگز بھی راضی نہ ہوگا جسے اعتراف ولایت نہیں ہے

خدا کی قسم یہ نہیں کوئی فتویٰ یہ فرمانِ صادق ہے صادق نبیؐ کا
بنا حُبِ حیدرؑ جو کرتا ہے سجدے یہ عادت ہے اُس کی عبادت نہیں ہے

سخاوت کرے ناز ایسا سخی ہے بھرے سب کے کشکول ایسا غنی ہے
سوا مشکلوں کے جہاں میں علیؑ سے کسی کو بھی کوئی شکایت نہیں ہے

او بے فیض قاری او بے فیض حافظ عداوت انہی سے ہے جو ہیں محافظ
بِنا سمجھے قرآن کو رٹنے والے تجھے کچھ شعورِ تلاوت نہیں ہے

شجاعت کا مالک سخاوت کا ملک ہے میرا علیؑ باغِ جنت کا مالک
یہ قرآں کی آیت ہے اے شیخ صاحب کسی مولوی کی روایت نہیں ہے

بڑا روئے گا یار تو سر پکڑ کر جو دیکھے گا تحریر جنت کے در پر
بِنا اِذنِ حیدرؑ جو جنت میں جائے کسی کو بھی اس کی اجازت نہیں ہے

علیؑ مرتضیٰ کا قصیدہ سناؤ لحد میں سوالوں سے خود کو بچاؤ
محبانِ مولا علیؑ کے علاوہ کسی کے لئے یہ سہولت نہیں ہے

یہ محراب و منبر یہ سجدہ علیؑ کا ہے مسجد علیؑ کی ہے کعبہ علیؑ کا
نمازوں کی جس کو ضرورت نہیں ہے علیؑ کو بھی اُس کی ضرورت نہیں ہے

عقیدت کے موتی مرے ہاتھ میں ہیں مودت کے چودہ دیے ساتھ میں ہیں
سہیلؔ اس لئے بھی لحد کے اندھیروں سے مجھ کو ذرا سی بھی وحشت نہیں ہے

خشک و تر علیؑ کا ہے

ہر گلی علیؑ کی ہے ہر نگر علیؑ کا ہے
ملکِ کبریا میں سب خشک و تر علیؑ کا ہے

جز خدا کسی کے جو سامنے نہیں جھکتا
ایسا دل علیؑ کا ہے ایسا سر علیؑ کا ہے

سجدہ گر نہیں کرتا ہم خدا سمجھ لیتے
بس یہی تعارف اِک مختصر علیؑ کا ہے

جس کی گود میں پائی پرورش محمدؐ نے
پوچھ لو محمدؐ سے وہ پدرؑ علیؑ کا ہے

موت تم کو آتی ہے تعزیے کو چھونے سے
سجدے جس کو کرتے ہو وہ بھی گھر علیؑ کا ہے

اِک کو دو کیا جب بھی وزن ایک سا نکلا
منفرد زمانے میں یہ ہُنر علیؑ کا ہے

آج بھی زمانے میں مرحبی ہیں سب خائف
سارے مرحبتاں کو اَب بھی ڈر علیؑ کا ہے

مجھ کو حشر میں اللہ بخش دے گا یہ کہہ کر
ہے خطاؤں میں جکڑا یہ مگر علیؑ کا ہے

جشنِ مرتضیٰ اِک دن کعبے میں منائے گا
مضطرب جو پردے میں اک پسر علیؑ کا ہے

اے سہیلؔ میثم سے سیکھ ڈھنگ مدحت کا
خوف کیا زمانے کا تو اگر علیؑ کا ہے

میثمِ تمار کی طرح

منبر سجا ہوا ہو اگر دار کی طرح
مدحِ علیؑ ہو میثمِ تمار کی طرح

مرحب کو پَل میں جو سرِ میداں پچھاڑ دے
دو اُنگلیوں سے جو درِ خیبر اُکھاڑ دے
کس میں یہ دَم ہے حیدرؑ کرار کی طرح

شل دستِ جبر ہے یدِ قدرت کے سامنے
شیرِ خدا کے شیر کی ہیبت کے سامنے
ہے فوجِ شام ریت کی دیوار کی طرح

حج کے بعد مولاؑ سے پیمان توڑ کر
بھاگا نبیؐ کو کفر میں تنہا جو چھوڑ کر
ہووے کسی کا یار نہ اُس یار کی طرح

عبداللہ شاہ لعل قلندر کی معرفت
میثم سا عشق بوذرؓ و قنبرؓ کی معرفت
جذبہ عطا ہو یا خدا مختارؓ کی طرح

تو پکا بے ضمیر ہے اے تاجرِ عزا
کیسے کہوں بھلا میں تجھے ذاکرِ عزا
ذکرِ حسینؑ کرتا ہے بیوپار کی طرح

سن کر مقصّرین تو ہو جاتے ہیں فرار
منکر کے سر اُڑاتے ہیں یہ مثلِ ذوالفقار
اشعار میرے ہوتے ہیں تلوار کی طرح

ہیں بادشاہِ دین کی دربانی کے طفیل
مسند نشینِ بزمِ علیؑ ماجد و سہیلؔ
ہو کر غلام دِکھتے ہیں سردار کی طرح

ایمان بنایا ہوا ہے

سر درِ آلِؑ پیمبرؐ پہ جھکایا ہوا ہے
اپنا قد عرشِ معلّٰی سے ملایا ہوا ہے

ہے مرے سر پہ غلامئ علیؑ کی دستار
جس نے شاہوں سے سوا مجھ کو بنایا ہوا ہے

اَب تو کافر بھی مجھے کہنے لگے ہیں کافر
میں نے اسی کفر کو ایمان بنایا ہوا ہے

مصطفٰےؐ مرتضٰیؑ حسنینؑ و جنابِ زہراؑ
ماں نے لوری میں ہی مجھ کو یہ پڑھایا ہوا ہے

کوئی مشکل ہو فقط نادِ علیؑ پڑھ لینا
ہم کو یہ ڈھنگ پیمبرؐ نے سکھایا ہوا ہے

دُور رہتے ہیں مرے گھر سے زمانے کے اَلَم
میں نے غازیؑ کا عَلَم گھر پہ لگایا ہوا ہے

بغضِ حیدرؑ تیرے چہرے سے عیاں ہے واعظ
تو نے حالانکہ اسے دل میں چھپایا ہوا ہے

پنجتنِؑ پاک کو مہمان بنانے کے لئے
میں نے بھی گھر میں عزا خانہ سجایا ہوا ہے

اے سہیلؔ آنکھوں کے صحرا میں اُجالوں کے لئے
میں نے اَشکوں کے چراغوں کو جلایا ہوا ہے

اِدھر اُدھر

ہو گا کبھی نہ اپنا عقیدہ اِدھر اُدھر
ہو جائے چاہے سارا زمانہ اِدھر اُدھر

حُرؑ بن کے تو بھی آ جا سبیلِ حسینؑ پر
صحرا میں کیوں بھٹکتا ہے پیاسا اِدھر اُدھر

کعبے کی حرمتیں جو بچاتے نہیں حسینؑ
تو کرنا پڑتا لوگوں کو سجدہ اِدھر اُدھر

قرآن اُس نمازی پہ کرتا ہے لعنتیں
کعبے سے جو پھراتا ہے چہرہ اِدھر اُدھر

جانا ہے شہرِ علم تو کیوں دَر سے دُور دُور
پھرتا ہے بد حواس او مُلّا اِدھر اُدھر

لڑنے کا وقت آیا تو باتوں کے سورما
بھاگے نبیؐ کو چھوڑ کے تنہا اِدھر اُدھر

لشکر یہ کہہ کے بھاگا کہ پھر آ گئے علیؑ
غازیؑ نے جب جلال میں دیکھا اِدھر اُدھر

قاسمؑ نے فوجِ شام کو تقسیم یوں کیا
جیسے کھلونے پھینک دے بچہ اِدھر اُدھر

میخانۂ غدیر کا میخوار ہوں سہیلؔ
میں وہ نہیں ہو جس کا ٹھکانہ اِدھر اُدھر

سلامٌ علیک

یا علیؑ مرتضیٰ سلامٌ علیک
نائبِ مصطفےٰؐ سلامٌ علیک

ہر وفادار پر تیرا سایہ رہے
پرچمِ باوفا سلامٌ علیک

کارناموں پہ تیرے اے ابنِ علیؑ
کہتے ہیں انبیاء سلامٌ علیک

کربلا دوش پر لے کے آئی ہے شام
مریمِ کربلا سلامٌ علیک

بزم میں جب ہوا ذکرِ خیرالنساء
کہہ اُٹھی خود کساء سلامٌ علیک

آئے مجلس میں جس وقت اہلِ عزا
بولا فرشِ عزا سلامٌ علیک

جاں نثارانِ سرور سے عاشور کو
کہہ رہی تھی قضا سلامٌ علیک

آپ کا منتظر ہے یہ سارا جہاں
حجتِ کبریا سلامٌ علیک

نزع میں جب سہیلؔ آئے مولا علیؑ
میں نے اُن سے کہا سلامٌ علیک

✿✿✿

لاکھوں سلام

تاجدارِ رسالتؐ پہ لاکھوں سلام
تاجدارِ امامت پہ لاکھوں سلام

جو زبانِ پیمبرؐ سے جاری ہوا
اُس بیانِ صداقت پہ لاکھوں سلام

جس نے سائل کو دی ہے انگوٹھی زکوٰۃ
اُس سخی کی سخاوت پہ لاکھوں سلام

خود خدا نے کہا پنجتنؑ کے لئے
پاسبانِ شریعت پہ لاکھوں سلام

ہے زباں پر یہ قرآن کے مستقل
اہلِ بیتِؑ نبوت پہ لاکھوں سلام

جو علیؑ کی ولایت کے قائل رہے
اُن صحابہ کی عظمت پہ لاکھوں سلام

سارے مولائی ہوں جس میں شیر و شکر
ایسے جشنِ ولایت پہ لاکھوں سلام

ماتمیوں کو دیکھا تو بولے ملک
ایسی اعلیٰ عبادت پہ لاکھوں سلام

بھیجتے ہیں فرشتے بھی پڑھ کر دُرود
مؤمنوں کی جماعت پہ لاکھوں سلام

جس کی بیٹی ہے گیارہ اماموں کی ماں
اُس ملیکۂ عصمت پہ لاکھوں سلام

جسؓ نہ سولی پہ کی مرتضیٰؑ کی ثنا
ایسے عاشق کی جرأت پہ لاکھوں سلام

نوکِ نیزہ پہ کی جس نے حمدِ خدا
ایسے قاری کی قرأت پہ لاکھوں سلام

عرش والے بھی خوش ہو کے بولے سہیلؔ
تیرے اندازِ مدحت پہ لاکھوں سلام

✿✿✿

سہرا

خوشبوئے ذکرِ علیؑ سے ہے معطر سہرا
چودہ انوار کے صدقے ہے منور سہرا

عرش والے ہیں گواہ اور ہیں گواہ اہلِ زمیں
پنجتنؑ کے سوا اس دہر میں کوئی بھی نہیں
عرش سے آیا ہو جس کے لئے بن کر سہرا

تہنیت پیش کی بڑھ بڑھ کے سبھی ولیوں نے
پھول خوشیوں کے نچھاور کئے سب نبیوں نے
جب چلے سر پہ سجائے ہوئے حیدرؑ سہرا

باغِ عصمت کے حسیں لعل و گوہر بجوا کے
یا نبیؐ آپ کی دختر کے لئے اللہ نے
باغِ فردوس سے بھیجا ہے حسیں تر سہرا

ہائے قاسمؑ تیری شادی کا خیال آتا ہے
علی اکبرؑ کی جوانی کا خیال آتا ہے
اپنے بیٹے کے سجاتی ہے جو مادر سہرا

جانے کیوں چشمِ تصور میں نمی آنے لگی
یاد اِک دُولہا کی دل کو مرے تڑپانے لگی
محوِ غم میرا قلم ہو گیا لکھ کر سہرا

اپنی سب خوشیاں تو مولاؑ سے ہیں منسوب سہیلؔ
بہ خدا مدحتو ہم شکلِ پیمبرؐ کے طفیل
داد محفل میں سبھی دیتے ہیں سن کر سہرا

عطائے فاطمہؑ

اللہ سے رسولؐ کو تحفہ ملا ہے فاطمہؑ
جو ھَل اَتیٰ کا ناز ہے ایسی عطا ہے فاطمہؑ

سورج بھی جس سے روشنی خیرات میں طلب کرے
پیارے نبیؐ کے گھر کا وہ روشن دیا ہے فاطمہ

بعدِ نبیؐ امام ہے سارے جہاں کا رہنما
لیکن اماموں کی بھی اِک رہنما ہے فاطمہؑ

طعنہ زنوں کے واسطے کوثر ہے آج بھی جواب
نسلِ رسولؐ پاک کی وجہِ بقا ہے فاطمہؑ

سارے جہاں کے واسطے مشکل کشا مرا علیؑ
لیکن علیؑ کے واسطے مشکل کُشا ہے فاطمہؑ

ازواجِ انبیاء کو بھی یہ مرتبہ نہ مل سکا
اُمِ اَبیہا زوجۂ شیرِ خدا ہے فاطمہؑ

کچھ لوگ کہہ رہے ہیں کہ کچھ اور بھی تھیں بیٹیاں
لیکن نبیؐ کے ساتھ تو زیرِ کساء ہے فاطمہؑ

جس سے گواہیاں طلب تُو کر رہا ہے بدنسب
تو جانتا نہیں ہے کیا یہ فاطمہؑ ہے فاطمہؑ

اللہ شانِ سیّدہؑ کیسے رقم کرے سہیلؔ
جس کی نہیں ہے انتہا وہ ابتدا ہے فاطمہؑ

اِرادہ بتولؑ کا

کیا پوچھتے ہو ہم سے ہے کیا کیا بتولؑ کا
جو کچھ بھی خدا کا ہے سارا بتولؑ کا

گر چاہتے ہو دیکھنا مرضی رسولؐ کی
بس دیکھ لو کہ کیا ہے اِرادہ بتولؑ کا

شوہر امام بیٹے امام اور پدر رسولؐ
یہ مرتبہ جہاں میں ہے یکتا بتولؑ کا

چکی میں اِن کی سارے زمانے کا رزق ہے
بھوکوں کا پیٹ بھرتا ہے فاقہ بتولؑ کا

مریمؑ کو آسیہ کو نہ سارہ کو مل سکا
تنہا لقب ہے اُمِ اَبیہا بتولؑ کا

مولائے کائنات کا حکمِ قدیر سے
لایا ستارہ عرش سے رشتہ بتولؑ کا

ممکن نہیں کہ اُس کو خدا کر دے مسترد
شامل ہو جس دُعا میں وسیلہ بتولؑ کا

کشتی بھنور میں دیں کی بچانے کے واسطے
باقی ہے ایک آج بھی بیٹا بتولؑ کا

دُشمن حسینیوں کے سہیلؔ آج ہیں وہی
کھا کھا کے پل رہے ہیں جو صدقہ بتولؑ کا

✿✿✿

جنابِ زہراؑ

کُلِ ایمان کا ہیں مان جنابِ زہراؑ
گیارہ قرآنوں کا قرآن جنابِ زہراؑ

نور سا چاروں طرف گھر میں مرے پھیل گیا
گھر میں مجلس کے لئے جب بھی بچھا فرشِ عزا
میرے گھر ہو گئیں مہمان جنابِ زہراؑ

روتی آنکھوں سے دُعائیں دیں مجھے خوش ہو کے
مدحتِ شبرؑ و شبیرؑ سنی جب مجھ سے
ہو گئیں مجھ پہ مہربان جنابِ زہراؑ

شمس تبریز ہوں سچل یا بھٹائی ہوں یا لعل
ہوں ابوذرؓ کہ ہوں قنبرؓ کہ ہوں سلمانؓ و بلالؓ
سب ہیں یہ آپؑ کے دربان جنابِ زہراؑ

خوشبوئے ذکرِ حسینؑ کی فضاؤں میں جئیں
پرچمِ حضرتِ عباسؑ کے سائے میں رہیں
آپؑ کے سارے ثنا خوان جنابِ زہراؑ

با وضو ہو کے ثنا آپؑ کی کرتے ہیں ملک
آپؑ کے در پہ تو جھکتا ہے سلامی کو فلک
صرف یہ آپؑ کی ہے شان جنابِ زہراؑ

میرے ایمان کا ایمان ہیں حیدرؑ مولا
سارے عالم کے نگہبان ہیں حیدرؑ مولا
اور حیدرؑ کی نگہبان جنابِ زہراؑ

مجھ کو بھی کیجئے عطا بی بیؑ ثنا خوانی کا فن
میرے ماں باپ میرے بچے مرا تن من دھن
آپؑ کے نام پہ قربان جنابِ زہراؑ

دل ہے بے چین بقیعہ میں بھی اب آئے سہیلؔ
آپؑ کے روضے کا زوّار بھی کہلائے سہیلؔ
بس یہی ہے مرا ارمان جنابِ زہراؑ

نسخۂ شفاعت

جو منکرِ زہراؑ کی مذمت نہ کرے گا
ہرگز وہ ادا اجرِ رسالت نہ کرے گا

کوئی رضی اللہ کبھی بن نہیں سکتا
جب تک بھی وہ زہراؑ کی اطاعت نہ کرے گا

رکھے گا جو زہراؑ کے گھرانے سے عداوت
خوابوں میں بھی جنت کی زیارت نہ کرے گا

ہو گی جسے تھوڑی سی بھی زہراؑ سے عقیدت
وہ شخص امانت میں خیانت نہ کرے گا

ہو جس کی رگِ جاں میں رواں خونِ یزیدی
وہ مجلسِ شبیرؑ میں شرکت نہ کرے گا

بدعت کوئی سمجھے گا اگر خاکِ شفا کو
محشر میں خدا اُس کی شفاعت نہ کرے گا

خوشنودیِ محمدؐ کی وہ پا ہی نہیں سکتا
ہر منکرِ زہراؑ پہ جو لعنت نہ کرے گا

سجادؑ کے خطبے تو ہیں معراجِ خطابت
اَب کوئی خطیب ایسی خطابت نہ کرے گا

ہو جائے جسے روضۂ شبیرؑ کا دیدار
جیتے جی کبھی خواہشِ جنت نہ کرے گا

انکار سہیلؔ ایسا کیا شہؑ نے کہ تا حشر
بیعت طلبی کی کوئی جرأت نہ کرے گا

مناجات

یازہراؑ یازہراؑ

ہے مصطفیٰؐ کا واسطہ ہے مرتضیٰؑ کا واسطہ
شبرؑ کا صدقہ ہو عطا سرورؑ کا صدقہ ہو عطا
کون و مکاں کی مالکہ ہے سب محبوں کی صدا
ہر ماتمی کی ہے دُعا یازہراؑ یازہراؑ

کہتا ہے قلب پُر حزیں جائیں بھلا کیونکر کہیں
در پر تمہارے خم جبیں کرتے ہیں سارے ساجدیں
اتنا تو ہے سب کو یقیں تم جس سے بھی راضی نہیں
راضی نہیں اُس سے خدا یازہراؑ یازہراؑ

جو بیکس و لاچار ہیں جو صاحبِ آزار ہیں
دُنیا میں جو بیمار ہیں جو رنج سے دوچار ہیں
جتنے بھی ماتم دار ہیں جو شہؑ کے غمگسار ہیں
رکھنا کرم اُن پر صدا یازہراؑ یازہراؑ

جب بھی قدم اپنے اُٹھیں راہِ حسینؑ میں بڑھیں
شبیرؑ جب آواز دیں ہرگز کبھی نہ ہم رُکیں
باطل سے ڈٹ کے ہم لڑیں حق پر جئیں حق پر مریں
کیجئے عطا یہ حوصلہ یازہراؑ یازہراؑ

ہم سوگوارانِ حسینؑ ہم غمگسارانِ حسینؑ
ہم ہیں غلامانِ حسینؑ ہم ہیں گدایانِ حسینؑ
یعنی ہیں شیعانِ حسینؑ ہے یاد اعلانِ حسینؑ
جاری رکھیں گے کربلا یازہراؑ یازہراؑ

ہائے شہیدِ بے وطن ہائے شہیدِ بے کفن
ہائے شہیدِ خستہ تن ہائے شہیدِ پُر محن
ہائے وہی شاہؑ زمن ہائے تمہارا گُل بدن
صدقہ اُسی شبیرؑ کا یازہراؑ یازہراؑ

ہائے تمہارا گلستاں کیسا ہوا نذرِ خزاں
عباسؑ و اکبرؑ جواں سوئے سرِ ریگِ تپاں
ہر آنکھ ہے گریہ کناں ہر ایک دل ہے نوحہ خواں
پرسہ لو بی بی سیّدہؑ یازہراؑ یازہراؑ

اے مادرِ شاہِ اُمَمؑ حاضر ہیں سب تیرے غلام
ہیں جس قدر اشکوں کے جام سب ہیں ترے بچوں کے نام
کیا اَب سہیلؔ آگے کلام بس اَب بجا لاؤ سلام
اور صدقِ دل سے دو صدا یازہراؑ یازہراؑ

روشنی زینبؑ

علیؑ مزاج ہے زہراؑ کی لاڈلی زینبؑ
کساء کے سائے میں پل کر جواں ہوئی زینبؑ

شریعتوں کے چراغوں کی روشنی ہے حسینؑ
حسینیت کے چراغوں کی روشنی زینبؑ

بغیر تیغ لڑی تو نے جنگ باطل سے
ترا کلام تھا یا تیغِ حیدری زینبؑ

یزیدیت کے مقاصد ملا کے مٹی میں
علم حسینؑ کا گھر گھر لگا گئی زینبؑ

عجیب ربط ہے یہ باپ اور بیٹی میں
علیؑ کو یاد کیا یاد آ گئی زینبؑ

سہیلؔ ٹھوکروں میں شاہیاں رکھیں اُس نے
جسے نصیب ہوئی تیری نوکری زینبؑ

پروردگارِ امن

پروردگار امن کا جو بھی غلام ہے
چشمِ نبیؐ میں اُس کا بڑا احترام ہے

جس کی غلامی کرتے ہیں دُنیا کے سب امام
ایسا جہاں میں صرف ہمارا امامؑ ہے

تائید اس کی کرتی ہیں قرآں کی آیتیں
ذکرِ حسنؑ ہی ذکرِ رسولؐ اَنام ہے

تا حشر بھی نصیب نہ ہوگی جسے سحر
گھر میں امیرِ شام کے اَب ایسی شام ہے

جتنے بھی ہیں جہاں میں مریدانِ میرِ شام
میرا قلم ہی اُن کے لئے اِک حُسام ہے

جس کو قبولیت کی سند بخش دیں امامؑ
ہر رُخ سے وہ کلام امامِ کلام ہے

بھیجا ہے جب سے زینبؑ دلگیر نے سلام
تُربھی جہاں میں تب سے علیہ السلام ہے

ممکن نہیں بشر سے ثنا خوانیٔ حسنؑ
یہ تو فقط زبانِ محمدؐ کا کام ہے

صلحِ حسنؑ پہ کرتا ہے تنقید جو سہیلؔ
کوئی بھی ہو سمجھ لو وہ نسلِ حرام ہے

✿✿✿

فی النار کر دیا

مولا حسنؑ نے صلح کا جو وار کر دیا
فتنہ گری کی چال کو بیکار کر دیا

ٹھکرا کے تو نے تخت اے شہزادۂ جناں
دینِ نبیؐ کا راستہ ہموار کر دیا

نوکِ قلم سے کر کے منافق کا سر قلم
اک فتنہ گر کو جیتے جی فی النار کر دیا

مولاؑ سے تخت مانگ کے تو نے فقیرِ شام
خود ہی بھکاری ہونے کا اظہار کر دیا

بیعت نہیں کروں گا مرا سر اُتار لو
انکار کر دیا تو بس انکار کر دیا

حرؑ نے لگا کے نعرۂ لبیک یا حسینؑ
سوئے ہوئے ضمیروں کو بیدار کر دیا

آغوش میں بٹھا کے مجھے ماتمِ حسینؑ
بچپن میں مجھ کو ماں نے عزادار کر دیا

گلشن میں سیدہؑ کے جو پہلی کلی کھلی
اسلام کا چمن گل و گلزار کر دیا

خوشبوئے خونِ شاہِؑ شہیداں نے حشر تک
باطل کا سانس لینا ہی دُشوار کر دیا

مولا حسنؑ کی چشمِ عنایات نے سہیلؔ
مجھ کو بھی ایک سچا قلمکار کر دیا

❁❁❁

حاضری ہوگی

جب کبھی بقیعہ میں میری حاضری ہو گی
مدحتِ حسنؑ میرے ہونٹوں پہ سجی ہو گی

مصطفیؐ علیؑ زہراؑ خوش بہت ہوئے ہوں گے
آمدِ حسنؑ جس دن دہر میں ہوئی ہو گی

مہکا ہو گا جب پہلا پھول گھر میں زہراؑ کے
خود بہار بھی اُس پر صدقے ہو گئی ہو گی

ڈھونڈیں گی سبھی نظریں بابِ خُلد محشر میں
اور حسنؑ کے نوکر کو خُلد ڈھونڈتی ہو گی

میرے کام آئے گی اُلفتِ حسنؑ اُس دم
اپنی اپنی بخشش کی سب کو جب پڑی ہو گی

جو بھی بُغض رکھے گا دل میں میرے مولاؑ سے
اُس کی موت جب ہو گی سمجھو خودکشی ہو گی

تیرگی کبھی اُس کے پاس آ نہیں سکتی
خاکِ کربلا جس کی قبر میں رکھی ہو گی

جو دیے جلائے گا مجتبیٰؑ کی مدحت کے
اُس بشر کی آنکھوں میں حق کی روشنی ہو گی

جو سہیلؔ کی جائے پنجتنؑ کی گلیوں میں
بادشاہی سے بہتر وہ گداگری ہو گی

✿✿✿

پہلی کلی

گلشن میں سیدہؑ کے پہلی کلی کھلی ہے
بادِ صبا جناں سے مژدہ یہ لا رہی ہے

تابندہ ہیں فلک پر شمس و قمر ستارے
نورِ حسنؑ سے پھیلی ہر سمت روشنی ہے

خوشیاں بھی دو جہاں میں خوشیاں منا رہی ہیں
خوشیوں کے واسطے بھی اِک عالمِ خوشی ہے

اِک شیر آ رہا ہے شیرِ خدا کے گھر میں
سفیانیوں کے گھر میں پھر کھلبلی مچی ہے

خوشبوئے باغِ جنت رہتی ہے میرے گھر میں
تصویرِ کربلا کی گھر میں لگی ہوئی ہے

ہوں مثلِ حُر بقا کی راہوں کا میں مسافر
رستہ مرا عزا ہے منزل مری علیؑ ہے

آدم سے پوچھ لو تم وہ بھی یہی کہیں گے
بس آدمی وہی ہے جو شہؑ کا ماتمی ہے

زہراؑ کے منکروں پر کرتا نہیں جو لعنت
لعنت کی بھی نظر میں وہ شخص لعنتی ہے

کہہ دو سہیلؔ مجھ کو ہے یہ یقینِ محکم
پروانۂ جناں ہے جو منقبت لکھی ہے

❁❁❁

سبز قبا میں

اُترا ہے پھر اِک نور مدینے کی فضا میں
یوں جشنِ مسرت ہے بپا ارض و سما میں

ناناؐ کا ہر اِک وصف نواسے میں ہے موجود
توصیف محمدؐ کی ہے شبر کی ثنا میں

ہے تیرے عمامے سے عیاں شانِ رسالتؐ
توحید ہے سرسبز تری سبز قبا میں

تکتے ہیں بڑی حیرتی آنکھوں سے اُجالے
روشن ہے دیا مدحتِ شبر کا ہوا میں

تا حشر وہ مر کر بھی رہا کرتا ہے زندہ
ہو جاتا ہے شامل جو شہیدانِ عزا میں

میں قتل کیا جاؤں عزاداری کی خاطر
پیہم یہ دُعا کرتا ہوں ہر ایک دُعا میں

انصارِ حسینؑ کا لہو جس میں ہے شامل
مٹی مری مل جائے اُسی خاکِ شفا میں

یا رب کبھی جنت کی تمنا نہ کروں گا
مدفن مرا بن جائے اگر کرب و بلا میں

بے اذن کسی ماتمی کو چھو نہیں سکتی
ہے مادرِ شبیرؑ کا ڈر قلبِ قضا میں

ہر حال میں ہے زینتِ لب شکرِ خداوند
راضی ہوں سہیلؔ آلِ محمدؐ کی رضا میں

مدحِ حسنؑ

حسنؑ کے ذکر سے جس شخص کو عداوت ہو
نبیؐ کی کیسے پھر حاصل اُسے حمایت ہو

سدا رہے گا یہ سرسبز زندگی کا چمن
ثنائے سبز قبا گر لبوں کی زینت ہو

لبوں پہ لکھ لو حسنؑ اور حسینؑ کے اسماء
جو چاہتے ہو کہ ایمان کی حفاظت ہو

سوائے مدحِ حسنؑ کچھ نہیں ہے پاس اپنے
نجاتِ حشر کی محشر میں جو ضمانت ہو

چراغ میں بھی جلاؤں گا اپنے اشکوں سے
نصیب قبرِ حسنؑ کی اگر زیارت ہو

غمِ حسینؑ امانت ہے اِک دُکھی ماں کی
ہو با وفا تو نہ اس میں کبھی خیانت ہو

کوئی جو صلحِ حسنؑ کو کہے شکستِ حسنؑ
تو اُس پہ اُس کے بزرگوں سمیت لعنت ہو

علم کو دیکھ کے بینائی تیز ہوتی ہے
مگر یہ شرط ہے آنکھوں میں شرم و غیرت ہو

نمازِ ماتمِ زنجیر ادا میں کرتا ہوں
تو کس لئے نہ مری سرخرو عبادت ہو

خدایا بھیج دے منبر کے اصل وارث کو
تو جلد ختم یہ منبر کی اَب سیاست ہو

میں ایک لفظ بھی مدحت کا لکھ نہیں سکتا
نہ جب تلک مرے مولاؑ تری اجازت ہو

سہیلؔ شاہ کی عرضی ہے اے خدائے حسنؑ
یہ منقبت ہی مری باعثِ شفاعت ہو

کربلائی زندگی

جس نے اپنائی ہوئی ہے مصطفائی زندگی
ہے ہر اِک رُخ سے اُسی کی پارسائی زندگی

گھر ہو یا مسجد ہو یا منبر ہو یا میدان ہو
ہے پسند اللہ کو بس کربلائی زندگی

مرتضیٰؑ کا نام سن کر کانپ جاتی ہے قضا
انؑ کے دَر سے پا رہی ہے کُل خدائی زندگی

اُس جری کا نام نامیِ ہے حسینؑ ابنِ علیؑ
جس نے اپنے خوں سے مقتل میں سجائی زندگی

قتل گہہ میں تیر کھا کر مسکرایا جب صغیرؑ
موت رُسوا ہو گئی اور مسکرائی زندگی

سرخرو دینِ خدا تا بہ قیامت ہو گیا
اپنے خوں میں جب سرِ مقتل نہائی زندگی

اپنی جاں دے کر جنھوں نے دین کو زندہ کیا
اُن کے دَر کی کر رہی ہے اَب گدائی زندگی

وقف کر دی ہے سہیلؔ آلِ محمدؐ کے لئے
ابتدائی ہو یا میری انتہائی زندگی

ماتمی

کس قدر جیدار ہے کتنا نڈر ہے ماتمی
موت کے شعلوں پہ بھی محوِ سفر ہے ماتمی

بات اس کی کوئی نا منظور وہ کرتی نہیں
سیّدہؑ کا اتنا منظورِ نظر ہے ماتمی

صرف میں کہتا نہیں آدم بھی کہتے ہیں یہی
آدمی بھی آدمی تب ہے اگر ہے ماتمی

اُٹھتے ہاتھوں کو فرشتے جھک کے کرتے ہیں سلام
سارے انسانوں میں سب سے معتبر ہے ماتمی

ظلم کی ہمت نہیں آگے بڑھائے اِک قدم
کیونکہ اُس کی راہ میں سینہ سپر ہے ماتمی

بڑھ رہا ہے دوش پہ رکھ کر علَم عباسؑ کا
آسماں زیرِ قدم ہے اور زبر ہے ماتمی

موت کے شعلوں میں سارا شہر جلتا ہے مگر
گامزن راہِ وفا پر بے خطر ہے ماتمی

صاحبِ اختیار کون

کھل جائے گا یہ خود بخود کرتا ہے دیں سے پیار کون
بس دیکھنا یہ ہے کہ ہے کرب و بلا شعار کون

دُنیا کے سارے اختیار ہیں جس کے اختیار میں
ہے دُوسرا حسینؑ سا صاحبِ اختیار کون

ذکرِ حسینؑ کے سبب ہم بھی ہوئے ہیں معتبر
ورنہ کسی شمار میں کرتا ہمیں شمار کون

تاریخ خود گواہ ہے کس کو زجل کہا گیا
اور مصطفےٰؐ کو چھوڑ کر رَن سے ہوا فرار کون

مہدیؑ دیں جب آئیں گے تب ہی یہ ہو گا آشکار
ہے مصلحت پسند کون اور اُن کا جاں نثار کون

مُلکِ اَدب میں جو کئے غالبؔ نے اور انیسؔ نے
تخلیق اَب کرے سہیلؔ اُن جیسے شاہکار کون

روشنی کو حسینؑ کہتے ہیں

کعبہ جس کو سلام کرتا ہے اُس ولی کو حسینؑ کہتے ہیں
بن کے آیا جو فخرِ آدم اُس آدمی کو حسینؑ کہتے ہیں

نورِ خالق کی پانچویں ہے کڑی دُور رہتی ہے جس سے تاریکی
جس سے لیں بھیک چاند سورج اُس روشنی کو حسینؑ کہتے ہیں

سانس میں جو علیؑ کی بستا ہے قلبِ زہراؑ میں جو دھڑکتا ہے
چہرۂ مصطفےٰؐ سے جو ہے عیاں اُس خوشی کو حسینؑ کہتے ہیں

جو سنوارے نصیب اک پل میں بانٹتا ہے حیات مقتل میں
جس سے رہتی ہے موت بھی خائف اُس جری کو حسینؑ کہتے ہیں

حریت کے جو گُر سکھاتا ہے فرش کو عرش جو بناتا ہے
موت کا ترجمہ یزید ہے اور زندگی کو حسینؑ کہتے ہیں

فخر ہے یہ کراموں کے لئے ناز ہے یہ سخاوتوں کے لئے
جس کا بابا نماز میں دے زکوٰۃ اُس سخی کو حسینؑ کہتے ہیں

ملا یوسف کو حسن جس کے طفیل اُس کی کوئی نہیں مثال سہیلؔ
حُسن کو ناز جس حسین پہ ہے ہم اُسی کو حسینؑ کہتے ہیں

حوصلہ حسینؑ ہے

مری بساط کیا ہے جو بتاؤں کیا حسینؑ ہے
بڑے بڑوں کا ہے بیاں بہت بڑا حسینؑ ہے

علیؑ ہے شیرِ کبریا علیؑ کا شیر ہے حسینؑ
علیؑ کی طرح سے جری نڈر دلیر ہے حسینؑ
علیؑ خدا کا اور علیؑ کا آئینہ حسینؑ ہے

خدا کا ہم مزاج ہے رسالتوں کا تاج ہے
خدا کی ساری راج دھانیوں پہ اس کا راج ہے
نہ کوئی دُوسرا خدا نہ دُوسرا حسینؑ ہے

اُسی کا اختیار ہے ہر ایک اختیار پر
کسی کو بخش دے پسر کسی کو بخشے بال و پر
خدا بھی ٹالتا نہیں جو بولتا حسینؑ ہے

بہادری کا مان ہے اور عزم کی چٹان ہے
زمیں پہ رہ کے جرأتوں کا ایک آسمان ہے
شکستہ دینِ مصطفےٰؐ کا حوصلہ حسینؑ ہے

خدا کا یہ گواہ بھی ہدایتوں کی راہ بھی
ہے دیں کا بادشاہ بھی ہے دین کی پناہ بھی
سفینۂ نجات کا تو ناخدا حسینؑ ہے

حسینؑ وہ حسیں جو ہر حسین سے حسین تر
کہ حُسنِ یوسفؑ اپنا سر جھکائے جس کے پاؤں پر
قسم خدا کی حُسن کی وہ انتہا حسینؑ ہے

یہ زندگی کے واسطے ہے اِک پیامِ زندگی
بڑی ہی حیرتی نظر سے موت بھی ہے دیکھتی
جو قتل گاہ میں حیات بانٹتا حسینؑ ہے

زمانہ مار کر مجھے مٹا نہ پائے گا سہیلؔ
یزیدِ وقت سر مرا جھکا نہ پائے گا سہیلؔ
مری جبیں پہ از ازل لکھا ہوا حسینؑ ہے

حسینیوں کو ہے نسبت وہی بتولؑ کے ساتھ
ہو ربط جیسے کہ خوشبو کا اُس کے پھول کے ساتھ
جو لوگ بن گئے صدیقیت کے دعویدار
مباہلے میں نہ کیونکر گئے رسولؐ کے ساتھ

بندہ حسینؑ کا

کتنا حسین مجھ سے ہے رشتہ حسینؑ کا
مخلوق میں خدا کی ہوں بندہ حسینؑ کا

سائے میں جس کے رہتے ہیں سب طیّبی شجر
وہ مرکزِ طہور ہے شجرہ حسینؑ کا

عمّامہ بھی وہی ہے تو نعلین بھی وہی
کردارِ مصطفےٰؐ ہے سراپا حسینؑ کا

قرآں کی بات بات میں رہتی ہے ان کی بات
آیات پڑھ رہی ہیں قصیدہ حسینؑ کا

جب چاہیں جس کو چاہیں یہ جو بھی عطا کریں
اللہ تا لتا نہیں کہنا حسینؑ کا

یوسفؑ کی رُوح کر کے زیارت یہ کہہ گئی
ہر حُسن سے حسین ہے چہرہ حسینؑ کا

دوبارہ اُس کو قوتِ پرواز مل گئی
فطرس نے بس چُھوا ہی تھا جھولا حسینؑ کا

حرؑ نے جسے بھی چاہا اُسے بخشوا دیا
کیونکہ وہ خود جو بخشا ہوا تھا حسینؑ کا

کیا ہے عجیب ربط پدر کا پسر کے ساتھ
مسجد علیؑ کی ماتمی کعبہ حسینؑ کا

رزقِ حیات بانٹ گیا قتل گاہ میں
ہر آتی جاتی سانس ہے صدقہ حسینؑ کا

مرضی جو ان کی رب کی رضا بھی وہی سہیلؔ
کافر نہیں جو سوچوں ہے کیا کیا حسینؑ کا

✿✿✿

حسینؑ جانتے ہیں

خدا کی مرضی و منشاء حسینؑ جانتے ہیں
خدا کا خود بھی ہے کہنا حسینؑ جانتے ہیں

صدائے کُن فیکوں اور خلقتِ آدم
یا جانتا ہے خدا یا حسینؑ جانتے ہیں

حسینؑ کی ہے جو مرضی خدا کو ہے معلوم
خدا کا کیا ہے ارادہ حسینؑ جانتے ہیں

جہاں بھی ختم ہے پرواز عقلِ انسانی
وہاں سے آگے کا رستہ حسینؑ جانتے ہیں

بنایا جاتا ہے مٹی کو کس طرح سونا
یہ قاعدہ یہ قرینہ حسینؑ جانتے ہیں

گواہ حشر کے دن تک ہیں راہب و فطرس
نصیب بگڑے بنانا حسینؑ جانتے ہیں

گزر گیا ہے یا جاری ہے یا جو آئے گا
وہ وقت لمحہ بہ لمحہ حسینؑ جانتے ہیں

ہوا کا کام دیوں کو بجھانا ہے لیکن
دیئے ہوا میں جلانا حسینؑ جانتے ہیں

زباں سے لاکھ کہے جاؤ یا حسینؑ حسینؑ
مگر جو حال ہے دل کا حسینؑ جانتے ہیں

یزید میں نہیں جرأت ملا سکے نظریں
کہ اُس کے باپ کا شجرہ حسینؑ جانتے ہیں

شفائیں کہتی ہیں دُنیا کے سب مریضوں سے
مرض کوئی بھی ہو نسخہ حسینؑ جانتے ہیں

بڑا شرف ہے کہ سارے زمانے والے سہیلؔ
مجھے بھی شاعرِ مولا حسینؑ جانتے ہیں

حسینؑ کے نوکر

ہیں بادشاہوں سے برتر حسینؑ کے نوکر
طبیعتاً ہیں تونگر حسینؑ کے نوکر

کبھی بھی شر مزاجوں سے یہ نہیں ڈرتے
کسی یزید کے زعم و غرور کے آگے
کبھی جھکاتے نہیں سر حسینؑ کے نوکر

کبھی ضمیر کا سودا یہ کر نہیں سکتے
ملیں جو شاہیاں عشقِ حسینؑ کے بدلے
تو مار دیتے ہیں ٹھوکر حسینؑ کے نوکر

نجاست ابنِ نجاست پلید ابنِ پلید
یزید تیرا جہاں میں نہیں ہے کوئی مرید
مگر ہیں آج بھی گھر گھر حسینؑ کے نوکر

غمِ حسینؑ کی دولت سے ہوں گے مالا مال
فرشتے بڑھ کے اَدب سے کریں گے استقبال
جب آئیں گے سرِ محشر حسینؑ کے نوکر

نہ گولیوں کا ہے ڈر اور نہ بم دھماکوں کا
گھروں سے اپنے نکلتے ہیں اَب تو روزانہ
کفن کو باندھ کے سر پر حسینؑ کے نوکر

پلایا کرتے ہیں پانی جو نامِ اصغرؑ پہ
بہ دستِ ساقیٔ کوثر وہ سب سرِ محشر
پئیں گے زم زم و کوثر حسینؑ کے نوکر

انیسؔ و غالبؔ و اقبالؔ و میرؔ و جوشؔ و دبیرؔ
سہیلؔ اصل میں یہ لوگ ہیں ادب کے سفیر
حسین محسن ؑکے پیکر حسینؑ کے نوکر

تصویر بہت ہے

فتویٰ کسی مفتی کا نہ تحریر بہت ہے
بخشش کے لئے ماتمِ شبیرؑ بہت ہے

کہتے ہیں نبیؐ اور ولی پیشِ خداوند
سرورؑ کے عزادار کی توقیر بہت ہے

دوزخ نے کہا دسویں محرم کو یہ حر سے
میں کیا کروں تو صاحب تدبیر بہت ہے

حر کی طرح نادم درِ شبیرؑ پہ آ کر
تقصیر ہے یہ سوچنا تقصیر بہت ہے

کچھ دولتِ دُنیا کی نہیں ہے ہمیں خواہش
ہم کو غمِ شبیرؑ کی جاگیر بہت ہے

عباسؑ نظر آئے تو یہ بولا نُصیری
مجھ کو میرے اللہ کی تصویر بہت ہے

نو لاکھ کے لشکر کے مقابل سرِ میداں
شبیرؑ کے لشکر کا تو بے شیر بہت ہے

تلواروں کی ہر بات اُڑانے کو ہنسی میں
اصغرؑ کے تبسم کا بس اِک تیر بہت ہے

سر فکرِ یزیدی کا قلم کرنے کی خاطر
اِک خطبۂ سجادؑ کی شمشیر بہت ہے

شمشیرِ علیؑ کہتی یہ بنتِ علیؑ سے
دربار میں تو آپؑ کی تقریر بہت ہے

ضو بار مری آنکھوں میں ہیں چودہ ستارے
آنکھوں کی سیاہی میں بھی تنویر بہت ہے

چوما ہے میری آنکھوں نے شبیرؑ کا روضہ
تابندہ مرے خواب کی تعبیر بہت ہے

میں نہجِ بلاغہ سے چنا کرتا ہوں الفاظ
شعروں میں مرے اس لئے تاثیر بہت ہے

ہوں ماتمی مولاؑ کا سہیلؔ اور قلمکار
جنت میں مرے ہاتھوں کی تعمیر بہت ہے

عزاداروں کا کیا کہنا

محمدؐ مصطفیٰ کے سب وفاداروں کا کیا کہنا
حسینؑ ابنِ علیؑ تیرے عزاداروں کا کیا کہنا

وہ حمزہؓ ہوں کہ جعفرؓ ہوں علیؑ ہوں یا کہ ہوں عباسؑ
ابو طالبؑ ترے گھر کے علمداروں کا کیا کہنا

بنا ہاتھوں کیا قصرِ وفا تعمیر پانی پہ
سخی عباسؑ غازی جیسے معماروں کا کیا کہنا

حبیبؓ و جونؓ و عباسِؑ دلاور اکبرؑ و قاسمؑ
اے قرآنِ شہادت تیرے اِن پاروں کا کیا کہنا

ملا انعام میں رومالِ زہراؑ جس گھڑی حُرؑ کو
مقدر کہہ اُٹھا حُرؑ سے خطاکاروں کا کیا کہنا

نہیں رُتبے میں کم اے خانۂ کعبہ ترے حاجی
مگر شبیرؑ کے روضے کے زوّاروں کا کیا کہنا

بلالؓ و بوذرؓ و سلمانؓ و میثمؓ قنبرؓ و فضہؓ
درِ زہراؑ کے اِن سچے نمک خواروں کا کیا کہنا

قلمکاری سے کرتے ہیں جو مدحت کی شجرکاری
سہیلؔ اہلِ مودّت ان قلمکاروں کا کیا کہنا

عبادت کا دِیا

روشن جو زمانے میں عبادت کا دِیا ہے
سب سیّدِ سجادؑ کے سجدوں کا صلہ ہے

مقتل وہ زمانے میں فقط کرب و بلا ہے
مقتول نے قاتل کو جہاں دفن کیا ہے

دُنیا میں شفا خانہ نہیں کرب و بلا سا
کیا آب و ہوا اس کی تو مٹی میں شفا ہے

کس شان کی ہے منبرِ نیزہ پہ تلاوت
شبیرؑ کے لہجے میں خدا بول رہا ہے

بس کرب و بلا ایسا علاقہ ہے جہاں خود
مامور چراغوں کی حفاظت پہ ہوا ہے

سجدوں سے یہ سجدوں میں کہا کرتے ہیں سجدے
شبیرؑ کے دَر پر ہوں تو سجدوں کا مزا ہے

انعام تو کچھ اور ہی پائیں گے عزادار
جنت غمِ شبیرؑ کی معمولی جزا ہے

گل سڑ چکا بیعت کا جنازہ سرِ دریا
غازیؑ کا علم آج بھی پانی پہ گڑا ہے

واللہ یہ سب ثانیٔ زہراؑ کی ہے محنت
گھر گھر میں جو یہ مجلسِ شبیرؑ بپا ہے

مسجد کے برابر ہے عزا خانۂ شبیرؑ
قرآن سے کب عترتِ اطہار جدا ہے

حر بن کے جبیں جب دَرِ شبیرؑ پہ رکھ دی
پھر خود کو خطا کار سمجھنا ہی خطا ہے

ہے عرشِ اَدب پر جو سہیلؔ آج بھی ضوبار
ہاشم کے قمر سب تری مدحت کا صلہ ہے

✿✿✿

سفینۂ نوحؑ کا

نشرگاہِ کربلا فرشِ عزا
تربیت کا سلسلہ فرشِ عزا

کیوں بھٹکتے ہو تلاشِ خلد میں
خلد کا ہے راستہ فرشِ عزا

اللہ اللہ سیّدہؑ مہماں ہوئیں
جب مرے گھر میں بچھا فرشِ عزا

جو یہاں آئے گا پائے گا نجات
ہے سفینہ نوحؑ کا فرشِ عزا

سو گئے تھک کے عزادارِ حسینؑ
جاگتا پھر بھی رہا فرشِ عزا

وہ برِ محشر بہت پچھتائیں گے
جن قبیلوں میں نہ تھا فرشِ عزا

سجدۂ شبیرؑ ہے دیں کی بقا
اور سجدوں کی بقا فرشِ عزا

ثانیٔ زہراؑ حقیقت میں یہ ہے
تیری محنت کا صلہ فرشِ عزا

ہے سکونِ قلبِ زین العابدینؑ
ہے قرارِ سیّدہؑ فرشِ عزا

جب بھی مظلوموں کا پڑھتا ہوں سلام
مجھ کو دیتا ہے دُعا فرشِ عزا

ہے سہیلؔ اپنے لئے دولت یہی
ہم کو ورثے میں ملا فرشِ عزا

خیال اچھا ہے

حُرؑ کی صورت میں اگر ہو تو مآل اچھا ہے
درِ شبیرؑ پہ سجدے کا خیال اچھا ہے

نذر جس روز سے سجادِؑ حزیں کی مانی
بس اُسی روز سے بیمار کا حال اچھا ہے

جس کا ہر روز وِلا اور عزا میں گزرے
ہم محبوں کے لئے بس وہی سال اچھا ہے

مانگی جنت کسی منکر نے تو بولے جبریل
دل کے بہلانے کو یہ تیرا خیال اچھا ہے

دیکھتا کون ہے اس دور میں معیارِ سخن
جو بھی بازار میں چل جائے وہ مال اچھا ہے

مدحِ شبیرؑ کا احسان ہے یہ ہم پہ سہیلؔ
ماضی کیسا ہی رہا ہو مگر حال اچھا ہے

✿✿✿

فکرِ شبیرؑ کے انجام کو جلنے نہ دیا
آگ میں حرمتِ اسلام کو جلنے نہ دیا
دین کو لے گئیں شعلوں سے بچا کر زینبؑ
خیمہ جلتا رہا پیغام کو جلنے نہ دیا

✿✿✿

اُجالا زمین پر

سجدہ نہ کرتا عرشِ معلیٰ زمین پر
گر روضۂ حسینؑ نہ ہوتا زمین پر

اُنگلی علیؑ کی تھام کے چلتے تھے جب حسینؑ
ہر ہر قدم پہ جھکتا تھا کعبہ زمین پر

سورج حسینؑ اتنے اُگا کر چلے گئے
تا حشر اَب رہے گا اُجالا زمین پر

فرشِ عزا کو رشک سے تکتا ہے فرشِ خلد
تشریف جب بھی لاتی ہیں زہراؑ زمین پر

منوانے کائنات میں ایماں کے پانچ اُصول
آیا تھا پنجتنؑ کا گھرانا زمین پر

حیدرؑ کا لال آئے گا جب لے کے ذوالفقار
منکرِ علیؑ کا اِک نہ بچے گا زمین پر

باتیں وہ آسمان سے کرنے لگا سہیلؔ
مدحت کا جو شجر بھی اُگایا زمین پر

سخی حسینؑ

علی مزاج ہے اعلیٰ ہے سیّدہؑ کا پسر
بلندیوں سے بھی اونچا ہے سیّدہؑ کا پسر

ہر اک رسول مسیحا ہے اپنی اُمت کا
رسالتوں کا مسیحا ہے سیّدہؑ کا پسر

نماز سجدہ گزارو تمہیں بچاتی ہے
مگر نماز بچاتا ہے سیّدہؑ کا پسر

فضا میں آج بھی رُوحِ یزید کانپتی ہے
جب اُس کے دھیان میں آتا ہے سیّدہؑ کا پسر

کہا خدا نے اُٹھانا نہ سر مرے محبوبؐ
تمہاری پشت پہ بیٹھا ہے سیّدہؑ کا پسر

چراغِ دین جلاتا ہے سیّدہؑ کا پدر
اُسے ہوا سے بچاتا ہے سیّدہؑ کا پسر

پدرؑ کی گود میں اصغرؑ نے اشقیا سے کہا
یہ مت سمجھنا اکیلا ہے سیّدہؑ کا پسر

سہیلؔ روز مؤذن صدائیں دیتا ہے
یزید مر گیا زندہ ہے سیّدہؑ کا پسر

دستار کے ساتھ

کربلا زندہ ہے ہر بچے عزادار کے ساتھ
فکرِ سرورؑ ہے رواں وقت کی رفتار کے ساتھ

ہم وفادارِ علیؑ اور عزادارِ حسینؑ
کچھ تعلق نہیں اپنا کسی غدار کے ساتھ

دن وہ نزدیک ہے اے منکرِ ماتم جس دن
کاٹا جائے گا ترا سر تری دستار کے ساتھ

طالبِ بیعتِ فاسق کا نہیں نام و نشاں
دین زندہ ہے شہِ دین کے انکار کے ساتھ

نقشہ خیبر کا لعیں زادوں کو یاد آ جاتا
شیر آ جاتا اگر نہر پہ تلوار کے ساتھ

حکم دے دیتا اگر ساقیؑ کوثر کا پسر
نہر خیمے تلک آ جاتی علمدارؑ کے ساتھ

خود وفائیں بھی اُٹھائے ہوئے سر چلتی ہیں
روضۂ حضرتِ عباسؑ کے زوّار کے ساتھ

منکرِ ماتمِ سرورؑ سے کہے گی جنت
جا جہنم میں جا اَب اپنے ہر اِک یار کے ساتھ

کتنے نادان ہیں سورج کو دکھاتے ہیں چراغ
ہمسری کرتے ہیں جو حیدرِؑ کرار کے ساتھ

بھاگتے دیکھا بھگوڑے کو تو بولا رہوار
مجھ میں ہمت نہیں بھاگوں تری رفتار کے ساتھ

حرؑ کے ساتھ اس طرح جنت میں رہیں گے ہم لوگ
جس طرح رہتے ہیں نوکر کسی سردار کے ساتھ

آدمیت کو درندوں سے بچانے کے لئے
سرِ میدان حسینؑ آئے ہیں گھر بار کے ساتھ

اُس اِک ننھی سی شہزادیؑ کی ہے لپٹی ہوئی
علمِ حضرتِ عباسؑ علمدار کے ساتھ

شمر جس بچی کو مارے ہیں طمانچے تو نے
پیش آتے تھے حسینؑ اُس سے بڑے پیار کے ساتھ

قافلہ شام کے بازار میں پہنچا جس دم
طوق بھی رونے لگا عابدؑ بیمار کے ساتھ

کی ملائک نے بڑی آؤ بھگت میری سہیلؔ
پہنچا جب خلد میں گلدستۂ اشعار کے ساتھ

✿✿✿

فرشِ عزا پر

آتے ہیں جونہی اہلِ عزا فرشِ عزا پر
زہراؑ انہیں دیتی ہیں دعا فرشِ عزا پر

احرام عقیدت کا یہاں باندھ کے آؤ
اللہ کی ملتی ہے رضا فرشِ عزا پر

حُر بن کے بس اک بار یہاں آ کے تو دیکھو
رحمت کی برستی ہے گھٹا فرشِ عزا پر

لینے کے لئے خلد سے آتے ہیں ملائک
تقسیم جو ہوتی ہے غذا فرشِ عزا پر

مَس ہوتے ہیں سجادؑ کے تابوت سے جس دم
ملتی ہے مریضوں کو شفا فرشِ عزا پر

عباسؑ علمدار کے سُننے کو فضائل
آتے ہیں فقط اہلِ وفا فرشِ عزا پر

ملتا ہے ہمیں مجلسِ شبیرؑ میں آ کر
جنت کی رہائش کا مزا فرشِ عزا پر

دیتے ہیں اُسے پنجتن پاک دُعائیں
ہوتا ہے جو مصروف بکا فرشِ عزا پر

معراج مری زیست کو ہو جائے گی حاصل
اے کاش سہیلؔ آئے قضا فرشِ عزا پر

✿✿✿

سقائے حرم

یہ ہے سقائے حرم اس کا اُونچا ہے علم

مسکراتے ہیں علیؑ اُن کا علیؑ آیا ہے
تیغ کو ناز ہے جس پر وہ جری آیا ہے
جھوم اُٹھی ہے سخاوت کہ سخی آیا ہے
خوش ولایت ہے ولیؑ ابنِ ولیؑ آیا ہے

انبیاء آئے ہیں اظہارِ مسرت کرنے
آئے گا کعبہ بھی تقریب میں شرکت کرنے

بھائی آیا ہے نہ کیوں خوشیاں منائیں شبیرؑ
کیوں نہ تاروں کو سرِ فرش بچھائیں شبیرؑ
کس قدر خوش ہیں بھلا کیسے بتائیں شبیرؑ
بازو چومیں کبھی سینے سے لگائیں شبیرؑ
کس قدر عظمتوں والا ہے یہ آنے والا
جس کا شبیرؑ سا ہے جھولا جھلانے والا

علم کا دَر ہیں علیؑ بابِ وفا ہے عباسؑ
کرم اللہ کے چہرے کی ضیا ہے عباسؑ
فاطمہ زہراؑ کی مقبول دُعا ہے عباسؑ
بانٹنے والے کو قدرت سے ملا ہے عباسؑ
دخترِ شیرِ الٰہی نے اِسے پالا ہے
چھوٹے سرکار لقب اوج بڑا اعلیٰ ہے

فخرِ حیدرؑ کا ہے سرورؑ کا بھرم ہے عباسؑ
جس سے آدم نے بقا پائی وہ دَم ہے عباسؑ
جس کو اسلام نے مانا وہ دھرم ہے عباسؑ
وارثِ لوح و قلم تیغ و علم ہے عباسؑ
کس کو کہتے ہیں علمدار بتایا اس نے
جھک گیا عرش علم ایسے اُٹھایا اس نے

وہی عباسؑ جو ہے شیرِ الٰہی کا پسر
وہی عباسؑ کہ جو آیا ہے حسنینؑ کے گھر
وہی عباسؑ جسے کہتے ہیں سب ضیغمِ نر
وہی عباسؑ کہ جو کاٹ دے باطل کا جگر

اُترا میدان میں تو موت بھی مدہوش ملی
یہ جو بولا تو قیامت ہمیں خاموش ملی

ساری دُنیا کے وفادار اسی کے ہیں غلام
ضیغمِ شیرِ الٰہی ہے شجاعت کا امام
ہے کلیم ایسا کہ موسیٰ اسے کرتے ہیں سلام
بنا ہاتھوں کے چلاتا ہے سخاوت کا نظام

یہ سوالی پہ کرم اس طرح کر دیتا ہے
ہاتھ کیا چیز ہے یہ جھولیاں بھر دیتا ہے

ہے علیؑ نورِ خدا اور یہ تنویرِ علیؑ
مظہرِ ربّ ہیں علیؑ اور یہ تصویرِ علیؑ
اسی قرآن کی آیات ہیں تفسیرِ علیؑ
کربلا میں اسے مل جاتی جو شمشیرِ علیؑ

تنہا میدان میں لاکھوں سے نمٹ کر آتا
آستینوں کی طرح ان کو اُلٹ کر آتا

اس کا پرچم ہی بناتا ہے فضا کو نوری
پاس جاؤ تو مٹا دیتا ہے ہر اِک دُوری
سامنے اس کے تو مجبور ہے ہر مجبوری
کرتا ہے اس کا علم سب کی مرادیں پوری
وقت کی رتی کو اس طرح سے بل دیتا ہے
پھیر قسمت کے پھیرے سے بدل دیتا ہے

اس پہ ناز اس ہے بہت ساقیِٔ تسنیم کی آل
پیاس کو بخشا ہے وہ اس نے تسلسل اوج کمال
لا نہیں سکتا زمانے میں کوئی اس کی مثال
اللہ اللہ رے اس پیاسے کا یہ جاہ و جلال
اَب بھی ساحل پہ علم اس کا گڑا رہتا ہے
دریا اس پیاسے کے قدموں میں پڑا رہتا ہے

ہوا سجدے میں ہے

تشنگی دریا علم کیا کربلا سجدے میں ہے
آ گیا ربِ وفا ہر با وفا سجدے میں ہے

خوش ولایت ہے ولی ابنِ ولی آیا ہے آج
اس لئے سارا ہجومِ انبیاء سجدے میں ہے

بی بی زہراؑ کی دعاؤں کا ثمر نازل ہوا
اس عطائے خاص پر خود ھَل اَتیٰ سجدے میں ہے

چاند تیرے سامنے ہے ماند اے ہاشم کے چاند
چاند کیا در پر ترے سورج پڑا سجدے میں ہے

آمدِ عباسؑ پر میرے خدا کے سامنے
اے نصیری دیکھ لے تیرا خدا سجدے میں ہے

یا خدا کس شان کی زیرِ علم ہے یہ نماز
ہے چراغوں کی امامت اور ہوا سجدے میں ہے

سجدۂ شبیرؑ دیکھا تو کہا توحید نے
کربلا کے فرش پر عرشِ عُلیٰ سجدے میں ہے

دیکھ کر سجادؑ کو سجدوں نے سجدوں سے کہا
انؑ کے دَر پر ہوں تو سجدوں کا مزا سجدے میں ہے

چھ مہینے کا نمازی اور شہادت کی نماز
جاء نمازِ صبر پر اِک ماتا سجدے میں ہے

خشک ہونٹوں کے مصلّے پر ہنسی کا ہے قیام
گردنِ اصغرؑ پہ تیرِ حُرملا سجدے میں ہے

مدحتِ عباسؑ کا طاری ہے کچھ ایسا جلال
کیا قلم کاغذ ردیف و قافیہ سجدے میں ہے

ذکرِ غازیؑ سن کے پلکوں کے مصلّے پر سہیلؔ
کعبۂ غم میں مرا اشکِ عزا سجدے میں ہے

✿✿✿

حرم غازیؑ کا

جس پہ ہو جاتا ہے اِک بار کرم غازیؑ کا
مرتے دَم تک وہ بشر بھرتا ہے دَم غازیؑ کا

ہے شہنشاہِ اطاعت کا وفاؤں کا امیر
ملکِ ایثار میں رائج ہے دھرم غازیؑ کا

رُوحیں نبیوں کی رہا کرتی ہیں مصروفِ طواف
کم نہیں کعبے سے رُتبے میں حرم غازیؑ کا

ہو نہیں سکتے قلم بازو وفاؤں کے کبھی
اَب بھی لہرا کے یہ کہتا ہے علم غازیؑ کا

اُس کے نزدیک نہیں آتے زمانے کے اَلم
جو اُٹھا لیتا ہے اِک بار علم غازیؑ کا

اپنے بھائی کا گریبان ہو جن ہاتھوں میں
ایسے ہاتھوں میں نہیں جچتا علم غازیؑ کا

فاطمہ زہراؑ کی تائید اگر ہو نہ سہیلؔ
غیر ممکن ہے قصیدہ ہو رقم غازیؑ کا

⚙⚙⚙

وفا کا امام

تو وفا کا پہلا امام ہے
تجھے انبیاء کا سلام ہے

تو خدا کے شیر کا شیر ہے
تو جری نڈر ہے دلیر ہے
وفاداری تجھ پہ تمام ہے

تو ہی ہے محافظ دیں پناہ
تو ہے بادشاہوں کا بادشاہ
ترا کل زمانہ غلام ہے

ہے پدر ترا علی مرتضیٰؑ
تجھے سیّدہؑ نے پسر کہا
ترا بھائی شاہِ اَنام ہے

تو خدا سا کار خدا کرے
بنا ہاتھوں کے تُو عطا کرے
بخدا یہ تیرا ہی کام ہے

تو امامتوں کا ہے مان بھی
تو کرامتوں کا نشان بھی
تو سخاوتوں کا نظام ہے

مجھے نوکری یہ عزیز ہے
مری بیٹی تیری کنیز ہے
مرا بیٹا تیرا غلام ہے

اے سہیلؔ کیا مری زندگی
اے سہیلؔ کیا مری بندگی
مرا جو بھی ہے ترے نام ہے

✿✿✿

باب الحوائج

ہر ماتمی کی جھولی کو بھر دو
باب الحوائج غم دُور کر دو

تم ہی دُعا ہو تم ہی اثر ہو
تم ہاشمی کنبے کے قمر ہو
تاریکیوں کو نورِ سحر دو
باب الحوائج غم دُور کر دو

زہراؑ نے تم کو بیٹا کہا ہے
بابا تمہارا شیرِ خدا ہے
جرأت ہمارے سینوں میں بھر دو
باب الحوائج غم دُور کر دو

جس پر تمہارا پرچم لگا ہو
جس میں تمہاری مجلس بپا ہو
غازیؑ مجھے بھی اِک ایسا گھر دو
باب الحوائج غم دُور کر دو

پرچم تمہارا اُونچا رکھیں گے
کٹ جائیں بازو جھکنے نہ دیں گے
انصارِ سرورؑ جیسا جگر دو
باب الحوائج غم دُور کر دو

کمتر ہیں ہم کو برتر بنا دو
بے زر ہیں ہم کو بوذرؓ بنا دو
کچھ معرفت کا ہم کو بھی زر دو
باب الحوائج غم دُور کر دو

آئے مرادیں لے کر سوالی
لوٹانا ہم کو ہرگز نہ خالی
چشمِ کرم اب ہم پر بھی کر دو
بابِ الحوائج غم دُور کر دو

عرضِ سہیلِؔ کمتر کی سن لو
آتا نہیں ہے کچھ ڈھنگ ہم کو
عرضِ دُعا کا ہم کو ہنر دو
بابِ الحوائج غم دُور کر دو

ثنائے جعفرِ صادقؑ

کرم مجھ پر بھی کر دے اے خدائے جعفرِ صادقؑ
رقم مجھ کو بھی کرنا ہے ثنائے جعفرِ صادقؑ

زمانے کے شہنشاہوں سے افضل ہے مرا رُتبہ
کہ میں بھی خیر سے ہوں اِک گدائے جعفرِ صادقؑ

ہمارے پاس یہ علم و ہنر کے جو خزانے ہیں
حقیقت میں یہ ہم پر ہے عطائے جعفرِ صادقؑ

مجھے ماں نے یہ گھٹی میں ملا کر ہی پلائی تھی
عزاداریٔ سرورؑ اور ولائے جعفرِ صادقؑ

اُجالے علم و حکمت کے زمانے بھر میں پھیلانے
مثالِ مصطفیٰؐ دُنیا میں آئے جعفرِ صادقؑ

ہزاروں سال کی بھی زندگی ہو گر سہیلؔ اپنی
تو کر دوں وقف ہر لمحہ برائے جعفرِ صادقؑ

شاہی امامِ رضاؑ کی ہے

یہ کائنات ساری امامِ رضاؑ کی ہے
کہتا ہے خود خدا بھی امامِ رضاؑ کی ہے

یہ تو ہیں عالمین کے شاہوں کے بادشاہ
شاہی پہ بادشاہی امامِ رضاؑ کی ہے

کیا مشہد و مدینہ ، نجف اور سامرہ
کعبہ بھی کربلا بھی امامِ رضاؑ کی ہے

شیشوں کی کوٹھیوں کے تو کوٹھے گواہ ہیں
جنت نما حویلی امامِ رضاؑ کی ہے

چوکھٹ پہ ان کی عرش بھی رہتا ہے سجدہ ریز
کیا شانِ کبریائی امامِ رضاؑ کی ہے

قرآن کی زباں پہ جو قرأت ہے قاریو
یہ منقبت سرائی امامِ رضاؑ کی ہے

شاہوں کو لائے کس لئے خاطر میں گدا
حاصل جسے گدائی امامِ رضاؑ کی ہے

خامی مرے کلام میں یوں بھی نہیں سہیلؔ
خامے میں روشنائی امامِ رضاؑ کی ہے

امامِ ضامن

المدد شاہِ خراسان امامِؑ ضامن
مشکلیں کیجئے آسان امامِؑ ضامن

جھوم کر پڑھتا ہے ہر ایک نبی اور ولی
آپؑ کی مدح کا قرآن امامِؑ ضامن

آپؑ کے در پہ کیا جس نے بھی سر اپنا خم
وہ گدا ہو گیا سلطان امامِؑ ضامن

کعبہ کہتا ہے ترے روضے کو اپنا قبلہ
کیا ترے روضے کی ہے شان امامِؑ ضامن

عبد ہو کر بھی تُو معبود نما دِکھتا ہے
تو ہے کس شان کا انسان امامِ ضامن

بخدا آٹھوں پہر کرتا ہے تُو حمدِ خدا
ہے خدا تیرا ثنا خوان امامِ ضامن

شوق سے کر دوں گا ہر بار فدا میں تجھ پر
پاؤں سو بار اگر جان امامِ ضامن

میں تھا گمنام مری کوئی بھی پہچان نہ تھی
تو نے بخشی مجھے پہچان امامِ ضامن

بی بی معصومۂ قُم کا بھی ثنا خوان ہوں میں
کیوں نہ ہوں مجھ پہ مہربان امامِ ضامن

مرے ماں باپ مرے بچے مرا تن من دھن
سب تیرے نام پہ قربان امامِ ضامن

جائے مشہد سے بقیعہ کی زیارت کو سہیلؔ
اَب یہی ہے مرا اَرمان امامِ ضامن

✿✿✿

مولا رضاؑ

شانِ ذوالجلال ہیں رضاؑ
مصطفےٰؐ کی آلؑ ہیں رضاؑ

جس کا مثل ہی نہیں کوئی
ایسے بے مثال ہیں رضاؑ

اژدھے کے لب پہ ہے یہ بات
صاحبِ کمال ہیں رضاؑ

رد ہے جو بلاؤں کے لئے
ایک ایسی ڈھال ہیں رضاؑ

صبرِ شاہِ مشرقین بھی
حیدری جلال ہیں رضاؑ

اللہ اللہ شجرۂ نسب
سیدہؑ کے لال ہیں رضاؑ

جس کا کوئی بھی نہیں جواب
ایسا اِک سوال ہیں رضاؑ

علم بانٹتے ہیں دہر کو
اتنے مالا مال ہیں رضاؑ

شیرِ کبریا کا اے سہیلؔ
ہُو بہ ہُو جمال ہیں رضاؑ

مدحِ موسیٰؑ کاظمؑ

سراپا عزم اور جرأت کے پیکر موسیٰؑ کاظمؑ
علیؑ و فاطمہ زہراؑ کے دلبر موسیٰؑ کاظمؑ

جو آجاتا کبھی مدِ مقابل وقت کا مرحب
اُسے فی النار کرتے مثلِ حیدرؑ موسیٰؑ کاظمؑ

فضیلت آپؑ کی چوکھٹ پہ محوِ سجدہ رہتی ہے
بلندی چومتی ہے آپؑ کا در موسیٰؑ کاظمؑ

جہاں میں آپؑ کے دَر سے فُراتِ زُہد جاری ہے
سلامی علم و حکمت کے سمندر موسیٰؑ کاظمؑ

کھڑے ہیں شاہیوں کی بھیک لینے آپؑ کے دَر پر
شہنشاہِ جہاں بن کر گداگر موسیٰؑ کاظمؑ

عطا کیجئے سہیلِؔ کم سخن کو بھیک لفظوں کی
میں کشکولِ سخن آیا ہوں لے کر موسیٰؑ کاظمؑ

نمازِ مدحتِ مہدیؑ

ہم اپنی زیست کا مقصد فنا ہونے سے ڈرتے ہیں
نمازِ مدحتِ مہدیؑ قضا ہونے سے ڈرتے ہیں

یزیدیوںؒ کو اللہ کا نہیں ہے ڈر زمانے میں
مگر وہ مجلسِ سرور بپا ہونے سے ڈرتے ہیں

زباں کٹ جائے پھر بھی حقِ علیؑ کہنا نہ چھوڑیں گے
وہ کوئی اور ہیں جو یہ سزا ہونے سے ڈرتے ہیں

اٹھاتے تو ہیں سر طوفاں مگر آتے نہیں نزدیک
مری کشتی پہ یا مہدیؑ لکھا ہونے سے ڈرتے ہیں

مرے گھر کے قریب آتے نہیں رنج و الم یوں بھی
علم عباسؑ غازی کا لگا ہونے سے ڈرتے ہیں

سہیلؔ اُن کے کرم سے معتبر ہو تو گئے لیکن
کسی خوش فہمی میں ہم مبتلا ہونے سے ڈرتے ہیں

وارثِ کعبہ

ربِ کعبہ کی قسم ایک دن ایسا ہو گا
صحنِ کعبہ میں عیاں وارثِ کعبہ ہو گا

ظلمتِ کفر کے چھٹ جائیں گے سارے بادل
آپ آئیں گے تو ہر سمت سویرا ہو گا

العجل ہونٹوں پہ ہے دل میں مگر خوف بھی ہے
وہ اگر آج ہی آ جائیں گے تو کیا ہو گا

ہم عزاداروں کے رونے کی اُڑائے جو ہنسی
قبر میں حشر کے دن تک اُسے روتا ہو گا

کوئی پابندی نہیں شہؑ کے عزاداروں پہ
بابِ جنت پہ جلی حرف میں لکھا ہو گا

ہو گیا تیر مرا تیغِ تبسم کا شکار
حرملا آج بھی یہ سوچ کے روتا ہو گا

جس کے سینے پہ سجے ہوں گے چراغِ ماتم
اُس کی تربت میں اُجالا ہی اُجالا ہو گا

ایک ہی اشکِ عزا خلد کا ضامن ہے سہیلؔ
بس محبانِ علیؑ کا ہی یہ دعویٰ ہو گا

✿✿✿

جیتے رہو

شاہِ کرب و بلا کے عزادارو سدا جیتے رہو
سیّدہؑ کے پسر کے وفادارو سدا جیتے رہو

شہؑ کے پیغام کو تم بھلانا نہیں
پیشِ ظالم کبھی خوف کھانا نہیں
بڑھتے قدموں کو پیچھے ہٹانا نہیں
سر کٹا دینا لیکن جھکانا نہیں
قصرِ عزم و شجاعت کے معمارو سدا جیتے رہو

پرچمِ حق یونہی لہلہاتے چلو
حق کا پیغام سب کو سناتے چلو
موت کے سامنے مسکراتے چلو
زندگی کا سلیقہ سکھاتے چلو
غازیو جاں نثارو اے جیدارو سدا جیتے رہو

جز غمِ شہؑ نہ ہو آنکھ پرنم کبھی
روشنی ہو عزا کی نہ مدھم کبھی
رُکنے پائے نہ سرورؑ کا ماتم کبھی
جھکنے پائے نہ غازیؑ کا پرچم کبھی
ملتِ باوفا کے علمدارو سدا جیتے رہو

دوش پر ہے علم اور سر پر کفن
بڑھ رہی ہے ہر اِک ماتمی انجمن
حق پہ جاں وارنے کی ہے دل میں لگن
ہے نظر میں شہیدانِ حق کا چلن
اے شہادت کے سچے طلب گارو سدا جیتے رہو

غمِ سبطِ پیمبرؐ میں جو روئے گا
اُس کے اشکوں کی سجادؑ دیں گے جزا
جو کرے گا شہؑ دیں کا ماتم بپا
اُس کے بچوں کو دے گی سکینہؑ دُعا
کربلا کے شہیدوں کے غمخوارو سدا جیتے رہو

جوشؔ آلِ رضا نجمؔ محشرؔ کہ میرؔ
شاہدؔ و شاداںؔ کوثرؔ نسیمؔ و دبیرؔ
فاضلؔ نورؔ و ریحانؔ و گوہرؔ ضمیرؔ
سبطِ جعفرؔ نویدؔ و ہلالؔ و نصیرؔ
اے سہیلؔ اہلِ حق سب قلمکار و سدا جیتے رہو

کربلا زندہ ہے

کربلا زندہ ہے کربلا زندہ ہے
چودہ صدیوں سے یہ معجزہ زندہ ہے

آج بھی حُرّ سازی دہر میں جاری ہے
ظلم کے چہرے پر خوف یوں طاری ہے
حریت کا اَب بھی سلسلہ زندہ ہے

ہر حسینی کا بس ایک ہی نعرہ ہے
غم شہِ والا کا جان سے پیارا ہے
حق پہ مر مٹنے کا حوصلہ زندہ ہے

کربلا پر اپنی جان بھی قرباں ہے
ہر نمازی پر یہ شاہؑ کا احساں ہے
آج جو سجدوں کا سلسلہ زندہ ہے

ذہنِ انساں جس نے کر دیئے تابندہ
جس کے گل ہوتے ہی نور حق کا پھیلا
شاہ کے خیمے کا وہ دیا زندہ ہے

لہجۂ سرورؑ میں زندگی بولی تھی
عصرِ عاشورہ جو دشت میں گونجی تھی
آج بھی ھَل مِن کی وہ صدا زندہ ہے

صبحِ عاشورہ سے اِک اذاں جاری ہے
کٹ گیا سر شہؑ کا پر بیاں جاری ہے
جان دے کر بھی ہر با وفا زندہ ہے

حق اِدھر اُس جانب پیرو باطل تھے
اس طرف تھے مقتول اُس طرف قاتل تھے
حق پرستی کا یہ فیصلہ زندہ ہے

پرچمِ حق اِک دن دہر پہ چھائے گا
سلسلہ ماتم کا حشر تک جائے گا
تا بہ محشر زہراؑ کی دُعا زندہ ہے

انبیاء کہتے ہیں مرحبا یا زینبؑ
محنتوں کا تیری ہے صلہ یا زینبؑ
دہر میں سرورؑ کی جو عزا زندہ ہے

جیتے جی پیہم جو دھوپ میں رہتی تھی
یادِ اصغرؑ میں جو مستقل روتی تھی
اَب بھی اُس مادر کی ماتا زندہ ہے

قید میں کنبے کی یاد جب آتی تھی
ہائے بابا کہہ کر بچی چلاّتی تھی
آج بھی زنداں میں وہ بکا زندہ ہے

اے سہیلؔ اہلِ حق کا یہی نعرہ ہے
زیست کی نظروں میں بس وہی زندہ ہے
کربلا سے جس کا رابطہ زندہ ہے

حسینؑ زندہ ہے

ہے زندہ قوم کا نعرہ حسینؑ زندہ ہے
شہید مر نہیں سکتا حسینؑ زندہ ہے

یہ پنجگانہ اذانیں گواہی دیتی ہیں
یزید ہو چکا مردہ حسینؑ زندہ ہے

ہے مسجدوں کی زباں پر حسینؑ کا نعرہ
گواہی دیتا ہے کعبہ حسینؑ زندہ ہے

خیام جل گئے لیکن پیام جل نہ سکا
پکارتا ہے مصلیٰ حسینؑ زندہ ہے

صدائیں دیتے ہیں پیہم یہی قیام و رکوع
خوشی سے کہتا ہے سجدہ حسینؑ زندہ ہے

خدا کے گھر سے یہ اعلان روز ہوتا ہے
خدا کے شیر کا بیٹا حسینؑ زندہ ہے

جو مردہ ذہن ہیں مردہ ہیں رہنما اُن کے
مگر ہمارا وسیلہ حسینؑ زندہ ہے

بچھا کے فرشِ عزا کا یزید کے گھر میں
پکاریں ثانیٔ زہراؑ حسینؑ زندہ ہے

سہیلؔ خون میں پاکیزگی تھی جس جس کے
وہ دار پر بھی پکارا حسینؑ زندہ ہے

پہچان ہے زندہ

شبیرؑ کے سجدے کا یہ احسان ہے زندہ
اسلام کی دُنیا میں جو پہچان ہے زندہ

مجھ سے میرا شبیرؑ ہے شبیرؑ سے میں ہوں
سرکارِ دو عالم کا یہ فرمان ہے زندہ

کی منبرِ نیزہ سے جو سرورؑ نے تلاوت
اس واسطے یہ حرمتِ قرآن ہے زندہ

مفہومِ شہادت کو سمجھنے سے ہے قاصر
پھر کیسے کہوں فکرِ مسلمان ہے زندہ

تاریکیٔ ظلمت میں ہوئے غرق یزیدی
پر آج بھی فکرِ شہِ ذیشان ہے زندہ

بانو سے کہا فضہؓ نے رو کر شبِ عاشور
مت رو ابھی اِک رات کا مہمان ہے زندہ

سنتے ہی اذاں کہتی تھی وہ آ گیا اکبرؑ
صغریٰؑ کا ابھی تک بھی ارمان ہے زندہ

باباؑ کی جدائی میں جو روتی تھی شب و روز
اُس بچی کا گریہ سرِ زندان ہے زندہ

جس نے بھی عزاداری میں جاں وار دی اپنی
مر کر بھی سہیلؔ ایسا ہر انسان ہے زندہ

خدا کے شیر کا بیٹا

حسینیوں کا ہے نعرہ حسینؑ زندہ باد
خدا کے شیر کا بیٹا حسینؑ زندہ باد

قبائے دینِ شریعت کی زیب و زین حسینؑ
رسولؐ پاک کے دل کا قرار و چین حسینؑ
علیؑ و فاطمہؑ کا تو ہے نورِ عین حسینؑ
مدینہ آج بھی کہتا ہے یا حسینؑ حسینؑ
صدائیں دیتا ہے کعبہ حسینؑ زندہ باد

اَذان تیرے پسر کی بلائیں لیتی ہے
نماز تجھ کو ہزاروں دُعائیں دیتی ہے
محافظ اپنا شریعت بھی تجھ کو کہتی ہے
جبیں جھکی ہوئی پیشِ خدا جو رہتی ہے
صدائیں دیتا ہے سجدہ حسینؑ زندہ باد

حسینؑ بگڑے مقدر سنوار دیتا ہے
خزاں نصیب شجر کو بہار دیتا ہے
جو ایک مانگے اُسے بے شمار دیتا ہے
خدا کے نام پہ سب کچھ یہ وار دیتا ہے
سخاوتوں کا اِدارہ حسینؑ زندہ باد

بنامِ دین مدینے کو چھوڑ کر جو چلا
جو اپنے کنبے کے ہمراہ کربلا آیا
ستم شعاروں نے کی جس پہ انتہائے جفا
لعین زادوں نے پانی بھی جس پہ بند کیا
مگر وہ پھر بھی نہ ہارا حسینؑ زندہ باد

بلا کے دشت میں آخر وہ وقت بھی آیا
ستم میں گھر گیا تنہا بتولؑ کا بیٹا
کہیں سے تیر چلے اور کہیں سے نیزہ چلا
گرے زمین پہ گھوڑے سے جس گھڑی مولاؑ
ہر اِک شہید پکارا حسینؑ زندہ باد

اگرچہ دشتِ بلا میں لہولہان ہے وہ
مگر زمین پہ جرأت کا آسمان ہے وہ
ثبات و عزم و عمل کی بڑی چٹان ہے وہ
کہ بے امان جہاں کے لئے امان ہے وہ
ہے کُل جہاں کا مسیحا حسینؑ زندہ باد

بحقِ فاطمہ زہراؑ تمام اہلِ عزا
چراغِ اشک جلانے کو جائیں کرب و بلا
اُٹھاؤ حلقۂ ماتم میں مل کے دستِ دُعا
سہیلؔ چلتا رہے کاروانِ اہلِ عزا
لبوں پہ ہو یہی نعرہ حسینؑ زندہ باد

ماتم نہیں رُکے گا

ماتم نہیں رُکے گا ماتم نہیں رُکے گا
سائے میں سیدہؑ کے ہر ماتمی بڑھے گا

ماتم مری عبادت ماتم ہے میری فطرت
ہے قلبِ سیدہؑ کا ارمان اور حسرت
آندھی میں بھی چراغِ ماتم نہیں بجھے گا
ماتم نہیں رُکے

سر سے کفن کو باندھے نکلے ہیں ہم گھروں سے
جتنا لہو بہاؤ جتنے کرو دھماکے
عباسِ با وفا کا پرچم نہیں جھکے گا
ماتم نہیں رُکے گا

حق کی قسم صدائے حق دب نہیں سکے گی
اُٹھتی صدائے ماتم ہرگز بھی کم نہ ہو گی
جو بھی قدم بڑھے گا پیچھے نہیں ہٹے گا
ماتم نہیں رُکے گا

سارے حُسینیوں کا قومی نشاں علم ہے
تا حشر ہم غلاموں پر سائباں علم ہے
اُونچا تھا اُونچا ہے اور اُونچا سدا رہے گا
ماتم نہیں رُکے گا

کیونکر نہ سیّدہؑ کے کنبے کا غم منائیں
کیونکر نہ عشقِ شہؑ میں ہم اپنا خوں بہائیں
ایک ایک قطرہ خوں کا اعلان یہ کرے گا
ماتم نہیں رُکے گا

زینبؑ کے زخمی دل کا ارمان ہے یہ ماتم
دُنیا میں مومنوں کی پہچان ہے یہ ماتم
جو حق پرست ہو گا بے خوف یہ کہے گا
ماتم نہیں رُکے گا

مر کر بھی تا قیامت ہم تو رہیں گے زندہ
جو بھی ہمیں مٹانا چاہے گا ظلم زادہ
مثلِ یزیدؑ اُس کا نام و نشاں مٹے گا
ماتم نہیں رُکے گا

سن لے جہاں صدائے آدم یہ آ رہی ہے
جو شہؑ کا ماتمی ہے بس آدمی وہی ہے
زندہ سہیلؔ جب تک ہے بس یہی لکھے گا
ماتم نہیں رُکے گا

زندگی حسینؑ ہے

زندگی حسینؑ ہے بندگی حسینؑ ہے
روشنی حسینؑ ہے

جس کے دَم سے چل رہا ہے سلسلہ حیات کا
جس نے زندگی کو اصل زندگی بنا دیا
جس کا نام سن کے خود قضا کو آتی ہے قضا
ہاں وہی حسینؑ ہے

جس کو بادشاہِ دیں پکارتے ہیں خاص و عام
چشمِ انبیاء میں بھی بہت ہے جس کا احترام
کعبہ جس کو خود اَدب سے جھک کے کرتا ہے سلام
وہ ولی حسینؑ ہے

ہے زبانِ زندگی پہ جس کا ذکر صبح و شام
موت ہے یزیدیت کے واسطے ہی جس کا نام
جس نے بانٹے قتل گاہ میں بھی زندگی کے جام
وہ سخی حسینؑ ہے

وقتِ عصر عرش سے خدا کی آئی یہ صدا
لوٹ آ اے نفسِ مطمئن بس اَب تو لوٹ آ
کام تو نے وہ کیا جو کر نہ پائے انبیاء
کیا جری حسینؑ ہے

لاشِ بے کفن پہ بے ردا بہن نے یہ کہا
کیا وہی ہے تو جو تھا سوارِ دوشِ مصطفےؐ
جس کے جھولے کو جھلایا کرتے تھے ملائکہ
کیا تو ہی حسینؑ ہے

اے سہیلؔ راہِ حق پہ بے خطر ڈٹے رہو
مہدیؑ زمان کے ظہور کی دُعا کرو
منتقم حسینؑ کا ہے انتقام لے گا وہ
آخری حسینؑ ہے

حسینؑ زندہ باد

حسینؑ زندہ باد تھا حسینؑ زندہ باد ہے
جو کربلا پرست ہے سبق یہ اُس کو یاد ہے

ادا کرو حسینیو نمازِ ماتمِ حسینؑ
نصیب سب کو ہے کہاں نیازِ ماتمِ حسینؑ
حسینؑ کا جو ماتمی ہے بس وہ با مراد ہے
حسینؑ زندہ باد تھا حسینؑ زندہ باد ہے

نماز کارِ خیر ہے حسینؑ کارساز ہے
نماز ہی حسینؑ ہے حسینؑ ہی نماز ہے
حسینؑ سے جو دُور ہے وہ نسلی نامراد ہے
حسینؑ زندہ باد تھا حسینؑ زندہ باد ہے

ملوکیت کے دل میں آج بھی ہے ڈر حسینؑ کا
رہے گا جاری پاک ذہن میں سفر حسینؑ کا
نہ اَب کوئی یزید ہے نہ کوئی ابنِ زیاد ہے
حسینؑ زندہ باد تھا حسینؑ زندہ باد ہے

مرے حسینؑ کا جہاں میں جو بھی ماتمی نہیں
بشر نما تو ہے مگر وہ شخص آدمی نہیں
جسے جسے بھی ماتمِ حسینؑ سے عناد ہے
حسینؑ زندہ باد تھا حسینؑ زندہ باد ہے

حسینیوں کا سر کٹا تو ہے کبھی جھکا نہیں
دھماکے بھی ہوئے حسینؑ کا علم گرا نہیں
حسینیوں کو اپنے بازوؤں پہ اعتماد ہے
حسینؑ زندہ باد تھا حسینؑ زندہ باد ہے

حسینؑ ایک پل نماز سے نہیں ہوئے جدا
یہ دونوں ایک دُوسرے کے منکروں سے ہیں خفا
خدا میں اور حسینؑ میں ازل سے اتحاد ہے
حسینؑ زندہ باد تھا حسینؑ زندہ باد ہے

خزانۂ غمِ حسینؑ ہو گیا جسے نصیب
سہیلؔ کیا مجال ہے کہ رنج آ سکیں قریب
حسینؑ کا محب ہے جو وہی جہاں میں شاد ہے
حسینؑ زندہ باد تھا حسینؑ زندہ باد ہے

ماتمِ شبیرؑ

زندہ رہنے کی علامت ماتمِ شبیرؑ ہے
حفظِ ایماں کی ضمانت ماتمِ شبیرؑ ہے

سجدے قائم دہر میں شبیرؑ کے سجدے سے ہیں
اور زینبؑ کی بدولت ماتمِ شبیرؑ ہے

یہ عبادت وہ ہے جس پر ہر عبادت کو ہے ناز
ہر عبادت کی عبادت ماتمِ شبیرؑ ہے

طالبِ بیعت کے منہ پر ہے طمانچہ حشر تک
ظلم سے پیہم بغاوت ماتمِ شبیرؑ ہے

پوچھ لو آدم سے وہ بھی یہ کہیں گے فخر سے
ہاں وقارِ آدمیت ماتمِ شبیرؑ ہے

نعمتِ عظمیٰ یہ ہر اک کو نہیں ہوتی نصیب
ایسی اک بے مثل نعمت ماتمِ شبیرؑ ہے

کوئی غاصب چھین سکتا ہی نہیں مثلِ فدک
اک دکھی ماں کی امانت ماتمِ شبیرؑ ہے

ماتمیوں سے یہ وعدہ کر چکی ہیں سیّدہؑ
باغِ جنت کی ضمانت ماتمِ شبیرؑ ہے

سنتِ سجادؑ ہے ارمانِ قلبِ سیّدہؑ
اور دلِ زینبؑ کی حسرت ماتمِ شبیرؑ ہے

شک اگر ہے حلقۂ ماتم میں آ کر دیکھ لو
ہر مرض میں وجۂ صحت ماتمِ شبیرؑ ہے

یہ کوئی عادت نہیں ہے چھوڑ دیں گے ہم جسے
اے سہیلؔ اپنی تو فطرت ماتمِ شبیرؑ ہے

نوحہ

کعبہ اُداس مسجدِ کوفہ اُداس ہے
قتلِ علیؑ پہ سارا زمانہ اُداس ہے

سجدے میں تیغ چل گئی نفسِ رسولؐ پر
زخمی نماز ہو گئی سجدہ اُداس ہے

زہراؑ کے ساتھ شاملِ غم ہیں رسولؐ بھی
بیٹی کی قبر باپؐ کا روضہ اُداس ہے

سر پیٹتی ہیں روتی ہیں زینبؑ جگر فگار
کلثومؑ غمگسار رُقیہؑ اُداس ہے

مولاؑ کے غم میں روتے ہیں مولاؑ کے جاں نثار
غمگیں زمیں ہے عرشِ معلیٰ اُداس ہے

زیرِ لحد ہے روحِ خدیجہؑ بہت ملول
ارضِ بقیع قبرِ خدیجہؑ اُداس ہے

مل کر گلے حسنؑ سے ہیں نوحہ کناں حسینؑ
بعدِ علیؑ بتولؑ کا کنبہ اُداس ہے

بے جرم قتلِ وارثِ قرآن پر سہیلؔ
یٰسین سوگوار ہے طٰہٰ اُداس ہے

❁❁❁

نوحہ

یا فاطمہ زہراؑ ترا مظلوم گھرانہ
اَب تک تری اولاد کا دُشمن ہے زمانہ

دیں پھولا پھلا ہے جہاں ایسا ہے ترا گھر
تعظیم تری خود کیا کرتے تھے پیمبرؐ
دُنیا نے مگر پھر بھی ترا رُتبہ نہ جانا

جب تک رہیں زندہ نہ سکوں آپؑ نے پایا
افسوس مسلمانوں نے کچھ اتنا ستایا
ممکن نہیں بی بیؑ ترے دُکھ درد بھلانا

پہلو بھی شکستہ تری تربت بھی شکستہ
رہتا ہے شب و روز قیامت کا اندھیرا
تربت میں بھی بی بیؑ ترا صدموں کا اُٹھانا

حق چھین کے تیرا تجھے محروم کیا ہے
اُمت نے تجھے اس طرح مغموم کیا ہے
گھٹ گھُٹ کے بقیعہ میں ترا اشک بہانا

وہ ظلم کیا ظالموں نے اے مرے باباؑ
رسّی میں گلا حیدرؑ کرار کا باندھا
باباؑ کی لحد پر ترا رُوداد سنانا

کہہ دو اے سہیلؔ اس میں کوئی شک ہی نہیں ہے
منکر جو عزاداری کا ہے سمجھو لعیں ہے
ہر منکرِ زہراؑ کا جہنم ہے ٹھکانہ

✿✿✿

نوحہ

ہاتھوں کو ماتم یاد آیا آنکھوں کو رونا یاد آیا
جب جب بھی فاطمہ زہراؑ کا اُجڑا ہوا کنبہ یاد آیا

شبیرؑ کی مظلومی کا کسی مجلس میں جب بھی ذکر ہوا
سجادؑ کو باباؑ کی گردن پر خنجر چلتا یاد آیا

پردیس میں جب بارات کسی کی چڑھتی ہوئی دیکھی ہم کو
قاسمؑ کی مہندی یاد آئی اکبرؑ کا سہرا یاد آیا

دیوار سے سر ٹکراتی رہی چلاتی رہی غش کھاتی رہی
زنداں میں سکینہؑ کو جب بھی باباؑ کا سینہ یاد آیا

بیٹے کو باپ کے لاشے پر جب دیکھا ہم نے روتے ہوئے
سجادؑ کی آنکھوں سے بہتا ہر خوں کا قطرہ یاد آیا

جب شام میں کلمہ گویوں نے برسائے کوٹھوں سے پتھر
ہر ایک قدم پر زینبؑ کو ناناؐ کا مدینہ یاد آیا

جب دھوپ سے چھاؤں میں آنے کا عابدؑ نے اصرار کیا
بانو کو سہیلؔ اُس دم سرور کا دھوپ میں لاشہ یاد آیا

❁❁❁

نوحہ

کعبہ لہو لہو ہے تو غمگین کربلا
رَن میں لہولہان ہے زہراؑ کا لاڈلا

یہ وارثانِ دین سے کیسا سلوک ہے
بھائی ہے بے کفن تو ہے ہمشیر بے ردا

بُندے لعیں نے نوچے جو بچی کے کان سے
خیموں میں شاہِؑ والا کے کہرام مچ گیا

بولی سکینہؑ پانی نہ مانگوں گی اَب کبھی
واپس پلٹ کے نہر سے آ جایئے چچا

بانو یہ بین کرتی تھیں اکبرؑ کی لاش پر
افسوس میرے لال کا سہرا نہیں سجا

پُر درد ہے سکینہؑ اور اصغرؑ کی داستاں
کُرتا بہن کا بھائی کا جھولا بھی جل گیا

بکھرائے بال کہتی تھیں مقتل میں سیدہؑ
اِک دوپہر میں میرا بھرا گھر اُجڑ گیا

جب عرش و فرش دونوں ہی راضی نہیں ہوئے
اصغرؑ کا خون شاہؑ نے چہرے پہ مل لیا

کُل انبیاء کے سجدوں کی زینت ہے حشر تک
تیروں کی جاء نماز پہ سجدہ حسینؑ کا

خونِ جگر سے تو نے جو نوحہ لکھا سہیلؔ
محشر میں بی بی سیدہؑ دیں گی تجھے جزا

نوحہ

یہ جو قرآن پڑھتے ہیں یہ کون قیدی ہیں
ہر آنکھ پانی روئے یہ خوں کے آنسو روتے ہیں

یہ کون قیدی ہیں

ہر قیدی کی زباں پر توصیف کبریا ہے
قرآن کی تلاوت ہر قیدی کر رہا ہے
مصروف بندگی ہیں چالیس شب کے جاگے ہیں

یہ کون قیدی ہیں

حیران ہو رہے ہیں ایذائیں دینے والے
کس شان کے ہیں بندے کیا مطمئن ہیں چہرے
جو دَرد دے رہے ہیں اُن کو دُعائیں دیتے ہیں
یہ کون قیدی ہیں

ہیں فوجِ کبریا کے جانباز یہ سپاہی
ہو گی انہی کے ہاتھوں ہر ظلم کی تباہی
سر سے کفن یہ باندھے اپنے گھروں سے نکلے ہیں
یہ کون قیدی ہیں

ظلم و ستم کے بانی جتنے بھی ظلم ڈھائیں
ممکن نہیں کسی کے آگے یہ سر جھکائیں
خوشنودیٔ خدا میں ہر دُکھ خوشی سے سہتے ہیں
یہ کون قیدی ہیں

خود قید ہیں مگر یہ آزادی بانٹتے ہیں
ہر گام پہ یہ فکرِ شبیریؑ بانٹتے ہیں
قیدِ یزیدیت سے دیں کو چھڑانے آئے ہیں
یہ کون قیدی ہیں

انسانیت کے دشمن یہ ظلم ڈھا رہے ہیں
پشتِ امامؑ پر بھی دُرّے لگا رہے ہیں
شکرِ خدا لبوں پر پھر بھی سجائے بیٹھے ہیں
یہ کون قیدی ہیں

زندان کی گھٹن میں فرشِ عزا بچھا کر
آہوں میں سسکیوں میں اشکِ عزا بہا کر
یادِ حسینؑ میں سب ماتم یہ کرتے رہتے ہیں
یہ کون قیدی ہیں

نوحہ جو غمزدوں کا تو نے سہیلؔ لکھا
اس کی جزا بھی تجھ کو دیں گی جنابِ زہراؑ
جو اِنؑ کا غم منائے خوشیاں یہ اُس کو دیتے ہیں
یہ کون قیدی ہیں

نوحہ

دربار میں کھڑی ہے نبیؐ زادیؑ یا رب گواہ رہنا
حق اپنا مانگتی ہے نبیؐ زادیؑ یا رب گواہ رہنا

پامالیوں کی زد پر ہے حرمتِ رسالت
بعدِ رسولؐ ٹوٹی زہراؑ پہ یہ قیامت
فریاد کر رہی ہے نبیؐ زادیؑ یا رب گواہ رہنا

تم مانگتے ہو مجھ سے اے غاصبو گواہی
میرے لئے فلک سے آیت خدا نے بھیجی
یہ خطبہ دے رہی ہے نبیؐ زادیؑ یا رب گواہ رہنا

اُس کو ذرا خیالِ سرکارؑ ہی نہیں ہے
جو تخت پر ہے بیٹھا حقدار ہی نہیں ہے
حیرت سے تک رہی ہے نبیؐ زادیؑ یا رَب گواہ رہنا

صدقے میں جس کے دُنیا تخلیق کی گئی ہو
وہ جس کی مسکراہٹ سرکارؐ کی خوشی ہو
افسوس رو رہی ہے نبیؐ زادیؑ یا رَب گواہ رہنا

اے شامیو خدارا نظریں جھکاؤ اپنی
بازارِ بے حیا میں پردہ سکھانے والی
بے پردہ آ رہی ہے نبیؐ زادیؑ یا رَب گواہ رہنا

بازار میں ستم گر یہ ظلم ڈھا رہے ہیں
پیدل چلا رہے ہیں دُرّے لگا رہے ہیں
ہر ظلم سہہ رہی ہے نبیؐ زادیؑ یا رَب گواہ رہنا

ہائے سہیلؔ اَب تک دربار کے سفر سے
بکھرائے بال اپنے ہمراہ قافلے کے
وہ ساتھ چل رہی ہے نبیؐ زادیؑ یا رَب گواہ رہنا

❁❁❁

نوحہ

زینبؑ پکاری میرے برادر چھنتی ہے چادر عباسؑ آؤ
اے میرے یاور میرے دلاور اے شیرِ حیدرؑ عباسؑ آؤ

تنہا ہیں سرورؑ لاکھوں ستم گر زنغے میں ہے اب زہراؑ کا دلبر
شہؑ کے گلے پر چلتا ہے خنجر سالارِ لشکر عباسؑ آؤ

ظلمت کے سائے پھیلے ہوئے ہیں اہلِ حرم سب سہمے ہوئے ہیں
بچے ہیں پیاسے دینے دلاسے دریا سے اُٹھ کر عباسؑ آؤ

غم کی ستائی دَردوں کی ماری کانوں سے جس کے ہے خون جاری
اُس غمزدہ کی اُس بے نوا کی فریاد سن کر عباسؑ آؤ

اہلِ جفا نے خیمے جلائے شہزادیوں کو دُرّے لگائے
سب اپنے پیاروں سب غم کے ماروں کی آس بن کر عباسؑ آؤ

ہر سمت چھائی خونی گھٹا ہے مردوں میں عابدؑ تنہا بچا ہے
بیمار لشکر غش میں ہے لاغر سجادِؑ مضطر عباسؑ آؤ

ہائے سہیلؔ اِک کہرام اُٹھا غازیؑ کا لاشہ دریا پہ تڑپا
گونجی صدا جب جاتی ہے زینبؑ اب قید ہو کر عباسؑ آؤ

❁❁❁

نوحہ

دُنیا میں کوئی ایسا غریب الوطن نہ ہو
لاشہ تو پائمال ہو گور و کفن نہ ہو

شہ رگ پہ دیکھے بھائی کے چلتے ہوئے چھری
مجبور اس قدر بھی کسی کی بہن نہ ہو

ماتم بھی کر سکے نہ برادر کی لاش پر
زینبؑ کی طرح کوئی اسیرِ رسن نہ ہو

صغریٰؑ سے جس طرح علی اکبرؑ ہوئے ہیں دُور
بھائی سے یوں جدا کبھی کوئی بہن نہ ہو

اکبرؑ کے سر کو دیکھ کے کہتے تھے اہلِ شام
یا رب کسی کے چاند کو ایسے گہن نہ ہو

قیدی ہو اور ساتھ ہوں ماں بہنیں ننگے سر
سجادؑ جیسا کوئی اسیرِ محن نہ ہو

جیسے رسولؐ زادیاں دَر دَر پھریں سہیلؔ
اے کاش اس طرح سے کوئی بے وطن نہ ہو

نوحہ

بین کرتی ہے سکینہؑ شام کے زندان میں
دم گھٹا جاتا ہے میرا شام کے زندان میں

کچھ سُجھائی ہی نہیں دیتا پھوپھی اماں مجھے
اس قدر ہے گھُپ اندھیرا شام کے زندان میں

بولیں زینبؑ خاک پر سونے کی عادت ڈال لو
اَب کہاں باباؑ کا سینہ شام کے زندان میں

صغریٰ سے ملنے کا ارماں اُس کے دل میں رہ گیا
مر گئی گُھٹ گُھٹ کے دُکھیا شام کے زندان میں

ایک بچی اَب بھی دن ڈھلتے ہی دیتی ہے صدا
ہائے بابا ہائے بابا شام کے زندان میں

میں بھی ممکن تھا رہا ہو کر چلی جاتی وطن
کاش آ جاتے جو بابا شام کے زندان میں

جب نہیں نکلی کوئی صورت رہائی کی سہیلؔ
کر لیا آخر بسیرا شام کے زندان میں

نوحہ

بازار میں جاؤں گی دربار میں جاؤں گی
بھیا تری مظلومی دُنیا کو بتاؤں گی
وعدہ ہے مرا بھیا میں فکرِ یزیدی کو مٹی میں ملاؤں گی

تو نے ہے رکھا زندہ ناناؐ کی شریعت کو
پہنچاؤں گی گھر گھر میں پیغامِ رسالتؐ کو
توحید کے پرچم کو ایوان میں باطل کے جا کر لہراؤں گی

بھیا تری محنت کو میں مٹنے نہیں دوں گی
بھیا ترا ناحق خوں میں چھپنے نہیں دوں گی
بھیا وہ ترا کُرتہ ترے خوں میں جو ہے ڈوبا دُنیا کو دکھاؤں گی

زینبؑ نے کیا نوحہ اے بھائی خدا حافظ
جاتی ہے بہن دُکھیا اے بھائی خدا حافظ
لیکن مرے ماں جائے میں تجھ سے جدا ہو کر کیسے جی پاؤں گی

مجبور ہوں اے بھیا میں قیدی ہوں اے بھیا
گر ہاتھ کھلے ہوتے دفناتی ترا لاشہ
زنداں سے رہا ہو کر دل میں یہ چبھن لے کر گھر کس طرح جاؤں گی

پوچھے گی وطن میں جب احوالِ سفر صغریٰؑ
بتلاؤ پھوپھی اماں اکبرؑ نہیں کیوں آیا
مر جائے گی وہ دُکھیا رُودادِ سفر اُس کو جب میں بتلاؤں گی

زینبؑ پہ سنبھل اِک دن وہ وقت کٹھن آیا
میّت پہ سکینہؑ کی رو رو کے یہ فرمایا
اُٹھ جا میری شہزادیؑ ورنہ ترے بابا کو کیا منہ میں دکھاؤں گی

نوحہ

آخری بار کلیجے سے لگا لو بابا
وقتِ رُخصت ہے سکینہؑ کی دُعا لو بابا

بابا جب آپؑ کا سینہ میں نہیں پاؤں گی
ڈھونڈنے آپؑ کو مقتل میں چلی آؤں گی
آپؑ کی یاد میں گھٹ گھٹ کے ہی مر جاؤں گی
آخری بار کلیجے سے لگا لو بابا

آپؑ کے بعد لعیں خیموں میں دَر آئیں گے
ہو گا اِک حشر بپا ایسے ستم ڈھائیں گے
دُر میرے کانوں سے وہ چھین کے لے جائیں گے
آخری بار کلیجے سے لگا لو بابا

آپؑ کے بعد رہوں گی میں پریشاں بابا
آپؑ کے دم ہی سے اس جسم میں ہے جاں بابا
خیر اَب جاؤ کہ اللہ نگہباں بابا
آخری بار کلیجے سے لگا لو بابا

میں طمانچوں کی اذیت نہیں سہہ پاؤں گی
کانوں سے بہتا ہوا خوں کسے دِکھلاؤں گی
جا کے دریا سے میں عموں کو بلا لاؤں گی
آخری بار کلیجے سے لگا لو بابا

روزِ عاشور جو تاریکی میں ڈھل جائے گا
جھولا پھر اصغرِؑ بے شیر کا جل جائے گا
شمرؔ کے خوف سے دَم میرا نکل جائے گا
آخری بار کلیجے سے لگا لو بابا

چھو کے جو قبرِ سکینہؑ کو ہوا آتی ہے
باپ بیٹی کی جدائی کی خبر لاتی ہے
اے سہیلؔ اَب بھی صدا دل کو یہ تڑپاتی ہے
آخری بار کلیجے سے لگا لو بابا

نوحہ

بھائی کو نہ تم اپنے بھلانا میری بہنا
مشکل ہے مرا لوٹ کے آنا میری بہنا

بابا کو بلاتی ہیں وہ ہی خونی فضائیں
ہونی ہیں جہاں ہم پہ جفاؤں پہ جفائیں
چھن جائیں گی سیدانیوں کے سر سے ردائیں
بہتر ہے ترا ساتھ نہ جانا مری بہنا

جل جائیں گے خیمے بھی سرِ شامِ غریباں
افسوس نبیؑ زادیاں ہوں گی سرِ عریاں
بن جائے گا ہر اِک ہی وہاں درد کا عنواں
بہتر ہے ترا ساتھ نہ جانا مری بہنا

حد یہ ہے نہ بچ پائے گا ننھا علی اصغرؑ
ماریں گے میرے سینے پہ برچھی یہ ستم گر
چل جائے گا بابا کے گلے پر بھی تو خنجر
بہتر ہے ترا ساتھ نہ جانا مری بہنا

ہم حلقۂ آلام و مصیبت میں رہیں گے
ہر گام نئی ایک اذیت کو سہیں گے
پانی کے عوض بچے فقط پیاس پئیں گے
بہتر ہے ترا ساتھ نہ جانا مری بہنا

مارے گا شقی بالی سکینہؑ کو طمانچے
بے دردی سے چھینے گا لعیں کانوں سے بندے
اور اُس پہ ستم یہ ہے کہ برسائے گا دُرّے
بہتر ہے ترا ساتھ نہ جانا مری بہنا

کنبے کی جو ڈھارس ہے وہ عباسؑ دلاور
دریا ہی پہ سو جائے گا جب شانے کٹا کر
خود ٹوٹی کمر تھام کے پھر روئیں گے سرورؑ
بہتر ہے ترا ساتھ نہ جانا مری بہنا

افسوس سہیلؔ آ گیا وہ درد کا لمحہ
آخر ہوا وہ قافلہ پردیس روانہ
اکبرؑ نے کہا مان لے بس میرا یہ کہنا
بہتر ہے ترا ساتھ نہ جانا مری بہنا

نوحہ

یاد بابا کی سکینہ کو رُلاتی ہی رہی
وقتِ آخر بھی وہ عمو کو بلاتی ہی رہی

باباً کے سینے پہ سونے کی بڑی عادی تھی
عصرِ عاشورہ سے اِک لمحہ بھی جو سو نہ سکی
اَشک آنکھوں سے مُسلسل وہ بہاتی ہی رہی

کبھی بابا کو صدا دیتی تھی اکبرؑ کو کبھی
کبھی قاسمؑ کو بلاتی علی اصغرؑ کو کبھی
خود بھی روتی رہی اور سب کو رُلاتی ہی رہی

دیکھ کر اُڑتے پرندوں کو یہی سوچتی تھی
ایسا لگتا ہے نہ گھر لوٹ کے جاؤں گی کبھی
یاد اُسے اپنے مدینے کی ستاتی ہی رہی

سہمی سہمی ہوئی زندان میں وہ رہتی تھی
پانی مانگا نہیں اصغرؑ سے جدا ہو کے کبھی
پیاس کو پیتی رہی غم کو وہ کھاتی ہی رہی

دیکھ کر طشت میں سر باباؑ کا چلاّ کے کہا
شمرؔ نے مارے ہیں بے جرم طمانچے باباؑ
اپنے رُخسار وہ باباؑ کو دِکھاتی ہی رہی

باباؑ باباؑ کی صدا قید ہی میں دفن ہوئی
سو گئی موت کی آغوش میں آخر بچی
اور فضہؓ اُسے رو رو کے جگاتی ہی رہی

ہے سہیلؔ آنکھوں میں سجادؑ کے اِک اِک منظر
قافلہ آیا مدینے میں رہا ہو کے مگر
یاد شہزادیؑ کی ہر ایک کو آتی ہی رہی

نوحہ

باباؑ کے سینے پر سونے والی مٹی پہ سو کر زنداں میں مرگئی
دردوں کی ماری عموکی پیاری مٹی پہ سو کر زنداں میں مرگئی

عابدؑ سے جب بھی کرتی تھی باتیں
اپنے وطن کی آتی تھیں یادیں
بھائی چلو گھر جو کہہ رہی تھی
مٹی پہ سو کر زنداں میں مرگئی

شامِ غریباں سے جو نہ سوئی
ہر ہر قدم پہ باباؑ کو روئی
غم کی ستائی آخر وہ بچی
مٹی پہ سو کر زنداں میں مرگئی

جو چاہتی تھی جاؤں مدینے
موقع دیا ہی کب زندگی نے
وہ زندگی سے پا کر رہائی
مٹی پہ سو کر زنداں میں مر گئی

صغریٰ سے جا کر یہ کہہ دے کوئی
اچھا ہوا تو کربل نہ آئی
باباؑ کی اپنے جو تھی چہیتی
مٹی پہ سو کر زنداں میں مر گئی

زینبؑ کو تھی جو جاں سے بھی پیاری
داغِ یتیمی لے کر سدھاری
جو اپنی مادر کی تھی دُلاری
مٹی پہ سو کر زنداں میں مر گئی

غش کھا رہی ہے اصغرؑ کی مادر
دربان کا یہ اعلان سن کر
تھی قیدیوں میں جو چھوٹی قیدی
مٹی پہ سو کر زنداں میں مر گئی

جب بھی سہیلؔ اب تم شام جانا
رو رو کے اُس کو نوحہ سنانا
جو گھپ اندھیروں میں غم کی ماری
مٹی پہ سو کر زنداں میں مر گئی

نوحہ

عاشور ڈھل رہی ہے فضا خون خون ہے
خورشیدِ کربلا کی ضیا خون خون ہے

ڈوبی ہوئی لہو میں ہیں قرآں کی آیتیں
مقتل میں چلنے والی ہوا خون خون ہے

ہیں آفتابِ عصر کی کرنیں لہو لہو
توحید کا دِیا بخدا خون خون ہے

گونجی ہے وقتِ عصر جو لاشوں کے درمیاں
قلبِ حسینؑ کی وہ صدا خون خون ہے

ماتم کریں نہ کس لیے موجیں فرات کی
زخموں سے چور ربِ وفا خون خون ہے

اکبرؑ کے جسم پر ہے لہو میں جو تر بہ تر
دراصل مصطفےٰؐ کی قبا خون خون ہے

ڈھایا ہے تازیانوں سے ظالم نے وہ ستم
بنتِ علیؑ کی ساری ردا خون خون ہے

چادر بتولؑ زادی کی نیزے پہ دیکھ کر
تطہیر سوگوار کساء خون خون ہے

مجلس میں خود امامؑ ہیں گریہ کناں سہیلؔ
ہر ماتمی کی چشمِ عزا خون خون ہے

✿✿✿

نوحہ

وقتِ رخصت بہن سے یہ شہؑ نے کہا صبر کرنا بہن
زیرِ خنجر ہو جس وقت میرا گلا صبر کرنا بہن

جو بھی وعدہ کیا ہے بھلانا نہیں
ظلم کے سامنے سر جھکانا نہیں
تجھ پہ جتنے بھی ڈھائیں ستم اشقیا صبر کرنا بہن

اے بہن تیرے شانوں میں ہو گی رسن
ہو گا گھوڑوں سے پامال میرا بدن
نوکِ نیزہ پہ جب دیکھنا سر میرا صبر کرنا بہن

میرے خیموں کو ظالم جلائیں گے جب
پشتِ عابدؑ پہ دُرّے لگائیں گے جب
ایک کہرام ہر سمت ہو گا بپا صبر کرنا بہن

جب طمانچے سکینہؑ کو مارے شقی
نوچ لے کان سے گوشوارے شقی
جب لعیں چھین لیں تیرے سر سے ردا صبر کرنا بہن

وہ مرا شیر وہ ابنِ شیرِ خدا
شانیں کٹوا کے دریا پہ سو جائے گا
یاد آئے جو وہ غازیؑ با وفا صبر کرنا بہن

کیا بیاں ہو قیامت کی تھی وہ گھڑی
پھوٹ کر ننھی شہزادیؑ رونے لگی
جب سکینہؑ نے باباؑ کو کہتے سنا صبر کرنا بہن

غمزدہ ہو گئی کربلا کی فضا
اے سہیلؔ آسماں خون رونے لگا
بھائی کہہ کے بہن سے جدا جب ہوا صبر کرنا بہن

صبر کرنا بہن

نوحہ

میں کیسے بھلاؤں باقرؑ دیکھے جو خونی منظر
غازیؑ کے بریدہ بازو باباؑ کی لاشِ بے سر

لاشِ قاسمؑ کے ٹکڑے سینہ زخمی اکبرؑ کا
زینبؑ کے دونوں بچے خونِ ناحق اصغرؑ کا
خیموں سے اُٹھتے شعلے جلتا گہوارۂ اصغرؑ
میں کیسے بھلاؤں

فریاد و فغاں ماؤں کی آہیں پیاسے بچوں کی
وہ تاراجی خیموں کی وہ پامالی لاشوں کی
بچی کی آہ و زاری چھینے گئے اُس کے گوہر
میں کیسے بھلاؤں

عاشور کا سورج ڈوبا ظلمت کا اندھیرا چھایا
اعداء نے ستم جو ڈھایا مال و اسباب جو لوٹا
نیزے سے لعیں نے چھینی جو میری پھوپھی کی چادر
میں کیسے بھلاؤں

جب گیارہ محرم آئی اک تازہ مصیبت لائی
سیدانیوں کی ظالم نے باندھی رسّی میں کلائی
زنجیرِ ستم پہنا کر جو مجھ کو پھرایا دَر دَر
میں کیسے بھلاؤں

جب قافلہ شام چلا تھا ہر سُو کہرام بپا تھا
تھے بازوئے زینبؑ جس میں اُسی رسّی میں ننھا گلا تھا
ایذا پہنچا پہنچا کر سب خوش ہوتے تھے ستم گر
میں کیسے بھلاؤں

بازارِ شام جب آیا وہ وقت بڑا ہی کٹھن تھا
بے چادر ماں بہنوں نے بالوں سے چہرہ ڈھانپا
کوٹھوں سے تماشائی جب برساتے تھے ہم پر پتھر
میں کیسے بھلاؤں

کیسے بازار بھلاؤں کیسے دربار بھلاؤں
کم ہیں جتنے آنکھوں سے میں خون کے اشک بہاؤں
کہتے تھے سہیلؔ یہ مولاؑ میں زندہ رہوں اب کیونکر
میں کیسے بھلاؤں

❁❁❁

نوحہ

جاری ہے جو ماتم کی صدا جاری رہے گی
ہم ہوں کہ نہ ہوں شہ کی عزاداری رہے گی

یہ قافلہ ماتم کا کبھی رُکنے نہ دیں گے
عباسؑ کے پرچم کو کبھی جھکنے نہ دیں گے
عباسؑ کی دُنیا میں علمداری رہے گی

اے کرب و بلا تجھ سے یہی عہد ہے اپنا
مظلوم کے ماتم کے مخالف سے ہمیشہ
بیزاری تھی بیزاری ہے بیزاری رہے گی

کتنے ہی کئے جائیں جلوسوں میں دھماکے
ہر ماتمی نکلے گا کفن باندھ کے سر سے
شبیرؑ کی سالاری ہے سالاری رہے گی

عباسؑ کے تو نام سے ڈر جاتا ہے باطل
ماتم کی صداؤں سے دہل جاتا ہے باطل
ہیبت یہی ظالم پہ سدا طاری رہے گی

ہر ایک کی قسمت میں نہیں ہے یہ سعادت
ماتم شہِ مظلوم کا ہے ایسی عبادت
ساری ہی عبادات پہ جو بھاری رہے گی

رکھتے ہیں عداوت جو شہِ والا کے غم سے
جو دُور رہا کرتے ہیں غازیؑ کے علم سے
محشر میں اُنہی لوگوں کو دُشواری رہے گی

ہر روز مودت کے کنول کھلتے ہوں جس سے
نوحوں کے سلاموں کے شجر اُگتے ہوں جس سے
تا حشر سہیلؔ ایسی قلمکاری رہے گی

نوحہ

ہنگام ہے محشر کا قیامت سی ہے چھائی
شہزادیاں سر پیٹ کے دیتی ہیں دُہائی
زینبؑ سے جدا ہو گا جو شبیرؑ سا بھائی
کیسے بھلا سہ پائے گی وہ داغِ جدائی

بھائی ہو جائے گا بہنوں سے جدا عصر کے بعد
ہو گا ہر خیمے میں کہرام بپا عصر کے بعد

جب علمدار کے مر جانے کی آئے گی خبر
آس زینبؑ کی تو شبیرؑ کی ٹوٹے گی کمر
بیبیاں روئیں گی سب کر کے بکا عصر کے بعد

العطش کی ہے ابھی بچوں کے ہونٹوں پہ صدا
ہو گا ہر سمت ہی کچھ دیر میں اک حشر بپا
سسکیوں آہوں کی گونجے گی صدا عصر کے بعد

بے ردا بیبیوں کے گونجیں گے بن میں نوحے
گھوڑوں کی ٹاپوں سے پامال جب ہوں گے لاشے
روئے گی خود بھی شہیدوں پہ قضا عصر کے بعد

ہائے ارمان تو پورا نہ ہوا سہرے کا
دیکھ لو بیٹے کو۔ جی بھر کے اے اُمِ لیلیٰ
نہ ملے گا تمہیں یہ ماہ لقا عصر کے بعد

چاند سے سینے پہ اکبرؑ کے لگے گا نیزہ
لاشِ قاسمؑ کو بھی پامال کریں گے اعدا
اور بے شیر کا چھیدیں گے گلا عصر کے بعد

امتحاں ایک کڑا یہ بھی تو دیں گے شبیرؑ
خون بے شیر کا چہرے پہ ملیں گے شبیرؑ
سرخرو ہو گی تو اے کرب و بلا عصر کے بعد

لوٹنے آئیں گے اسباب حرم جب اعدا
نوچ کر بالیاں بچی کی وہ دیں گے ایذا
چھین لیں گے سرِ زینبؑ سے ردا عصر کے بعد

خیمے سادات کے جس وقت جلائیں گے لعیں
شہؑ کا سر نیزے پہ جس وقت چڑھائیں گے لعیں
بن میں پھیلے گی شہادت کی ضیا عصر کے بعد

اے سہیلؔ اب تو عیاں شامِ غریباں ہو گی
اب تو زینبؑ ہی یتیموں کی نگہباں ہو گی
ہوں گے مردوں میں فقط زین العبا عصر کے بعد

نوحہ

بابا بابا کی سکینہؑ جو صدا دیتی ہے
قید خانے کو عزاخانہ بنا دیتی ہے

سینۂ شاہؑ پہ سونے کی جو عادی تھی بہت
ماں اُسے خاک کے بستر پہ سلا دیتی ہے

سنگ دل کتنی ہے یہ فوج لعیں زادوں کی
پانی پیاسوں کو دکھاتی ہے بہا دیتی ہے

حُسنِ یوسفؑ ہے ترے حُسن پہ نازاں اکبرؑ
خود قضا بھی تجھے جینے کی دُعا دیتی ہے

شیر دل ماؤں پہ دُنیا کی ہر اِک ماں کا سلام
کون ماں بیٹے کو مرنے کی رضا دیتی ہے

دیکھ کر سوئے مدینہ یہ پکاری زینبؑ
نانا اُمت تری بے جرم سزا دیتی ہے

راہ میں گرتا ہے بچہ جو زمیں پر کوئی
خود کو ناقے سے نبیؐ زادی گرا دیتی ہے

اِک دُکھی ماں ہے جو مجلس میں سرِ فرشِ عزا
سب عزاداروں کو رو رو کے دُعا دیتی ہے

یاد دربار کی آ جاتی ہے جس وقت سہیلؔ
قلبِ سجادؑ کو اِک زخم نیا دیتی ہے

نوحہ

یاد سجادؑ کو زینبؑ کی جو آئی چادر
خون کے اشکوں نے آنکھوں میں بنائی چادر

ہائے افسوس. وہ بازار میں بے پردہ ہے
جس کی مادر کے لئے عرش سے آئی چادر

سرخرو دینِ خدا مقتلِ سرورؑ میں ہوا
جس گھڑی خون میں زینبؑ کی نہائی چادر

دیکھ کر نہر کی جانب یہ پکاری زینبؑ
چھنتی ہے آ کے بچا لے میرے بھائی چادر

جب رہا ہو کے چلے اہلِ حرم زنداں سے
روئی زینبؑ پہ بہت وقتِ رہائی چادر

کیوں نہ اُس خاک پہ سجدے کریں ہم اہلِ عزا
جس نے اُڑ اُڑ کے ہے زینبؑ کو اُڑھائی چادر

لطفِ عباسؑ رہا سایہ فگن اُس پہ سہیلؔ
جس نے مرقد پہ سکینہؑ کے چڑھائی چادر

نوحہ

یاد زینبؑ کو جو سقائے سکینہؑ آیا
بہتے اشکوں میں نظر غازیؑ کا چہرہ آیا

بال بکھرائے ہوئے بیبیاں کرتی تھیں بکا
ہائے خیمے میں نہ غازیؑ کا جنازہ آیا

پردہ سکھلاتی تھی جو ہو گئی محتاجِ ردا
وقت زینبؑ پہ یہ پردیس میں کیسا آیا

نہر پر تڑپا علمدار کا لاشہ اُس دَم
شمر زینبؑ کی طرف لے کے جو نیزہ آیا

وہ سناں کھینچتے ہیں سینۂ اکبرؑ سے حسینؑ
ہائے کس وقت میں تو قاصدِ صغریٰؑ آیا

پیاسے بچوں کے لئے لینے گیا تھا پانی
چھد گئی مشک تو وہ ہاتھ ہی کٹوا آیا

نوحہ عباسؑ علمدار کا لکھا جو سہیلؔ
فرشِ قرطاس پہ لفظوں کو بھی رونا آیا

نوحہ

زینبؑ علی اکبرؑ کے جینے کی دُعا مانگو
کہا اُمِ لیلٰی نے بس اِلتجا مانگو

ماں نے رات بھر اپنے لال کی بلائیں لیں
بیٹھ کر مصلّے پہ جینے کی دُعائیں دیں
مجھ سے پہلے اے بیٹا مت اپنی قضا مانگو

اے لال ابھی تم کو دُولہا میں بناؤں گی
پھولوں کا حسیں سہرا ماتھے پہ سجاؤں گی
بابا سے نہ تم جلدی مرنے کی رضا مانگو

گھوڑے سے گرا جس دم چاند اُمِ لیلیٰ کا
بیبیوں کے حلقے میں ماں نے یہ کیا نوحہ
بچ جائے میرا بچہ مل کے یہ دُعا مانگو

اکبرؑ کی صدا سن کر خیمے سے چلے سرورؑ
کہتے تھے نظر کچھ بھی آتا نہیں اے دلبر
میں تم تک پہنچ جاؤں بس اتنی دُعا مانگو

زینبؑ نے کہا بھیا میں مدد کو آ جاؤں
مل کر میں تمہارے ساتھ لاشِ جواں اُٹھواؤں
بولے شاہؑ اے بہنا رَب سے حوصلہ مانگو

شہیدانِ عزا

اے شہیدانِ عزا تم پہ وفاؤں کا سلام
حق پرستی کے چراغوں کی ضیاؤں کا سلام

بخدا تم نے خداوند کی پائی ہے رضا
تم نے ثابت کیا تم ہی تو ہو زہراؑ کی دُعا
تم پہ ہے پرچمِ عباسؑ کی چھاؤں کا سلام

مرحبا ایسے ہی ہوتے ہیں غلامِ سرورؑ
اصل میں تم ہی ہو حقدارِ نشانِ حیدرؑ
کربلا والی نجف والی ہواؤں کا سلام

روشنی دیتے رہیں گے یہ شجاعت کے چراغ
خون سے تم نے جلائے ہیں شہادت کے چراغ
تم پہ انصارِ حسینؑ کی اداؤں کا سلام

آج بھی ڈھونڈتی ہے تم کو یتیموں کی نظر
آنسوؤں سسکیوں اور آہوں کی صورت تم پر
دُکھ بھری بہنوں کا اور غمزدہ ماؤں کا سلام

مردِ حق حق کی قسم تم ہی تو کہلاؤ گے
تم بھی اصحابِ حسینؑ کی طرح پاؤ گے
رحمتِ ربِ دو عالم کی گھٹاؤں کا سلام

تعزیت نامہ جو لکھا ہے سہیلؔ اشکوں سے
محوِ گریہ ہے قلم خود بھی یہ لکھتے لکھتے
ہو سسکتی ہوئی پُر درد صداؤں کا سلام

التماس سورۃ فاتحہ

تمام مؤمنین سے گزارش ہے کہ جب اس کتاب سے مستفید ہوں تو ایک سورۃ فاتحہ پڑھ کر تمام مؤمنین خصوصاً مندرجہ ذیل مرحومین کی ارواح کو بخش دیں۔

- مرحوم دیو جی جمال
- مرحوم نذر علی دیو جی
- مرحوم احمد نذر علی
- مرحوم محمد جعفر نذر علی
- مرحوم حسین نذر علی
- مرحوم حسن علی نذر علی
- مرحوم محمد رحمت اللہ
- مرحوم امیر حسین محمد جعفر
- مرحومہ مان بائی
- مرحومہ سارہ بنت جمال
- مرحومہ فاطمہ بنت یعقوب علی
- مرحوم سلیمان رحمانی
- مرحومہ فاطمہ بنت نذر علی
- مرحومہ خیر النساء بنت نذر علی
- مرحومہ زہرا بنت نذر علی
- مرحومہ مریم بنت محمد رحمت اللہ
- مرحومہ منیرہ بنت محمد جعفر
- سید ظل حسنین زیدی
- سید مظہر حسنین زیدی
- سید ظفر حسنین زیدی
- سیدہ رباب زہرا
- مرحوم علی حسین باوامی
- شہید علی اکبر کمیلی
- سید حسن عباس زیدی

